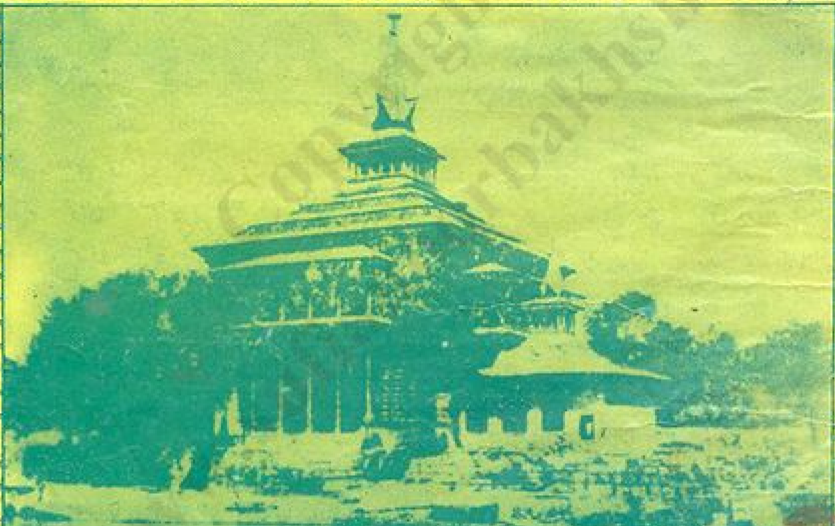
احیائے تصوف کا علمبردار

# ماہنامہ نوائے صوفیہ

## اسلام آباد

شمارہ نمبر ۴۰ قیمت بارہ روپے جون ۱۹۹۸ء



خانقاہ شاہ ہمدان سری نگر

سورہ ہود میں ہے جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو دعوت دی تو آپ کی قوم نے کہا فقال الملاء الذین کفروا من قومہ ماترٰک الا بشرا مثلنا پس نوحؑ کے سرداروں نے کہا ہم تم کو اپنی طرح کا بشر سمجھتے ہیں۔ اس سورت کے تیسرے رکوع میں نوح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو دعوت الی الحق دی تو آپ کی قوم کے سرداروں نے کہا وقال الملاء الذین ------- الخ۔ اور ان کی قوم کے کافر سردار جو آخرت کے منکر تھے اور جنہیں ہم نے دنیاوی آسائش دی تھی کہنے لگے یہ نہیں ہے مگر تمہاری مثل بشر جو تم کھاتے اور پیتے ہو وہ بھی وہی کھاتے اور پیتے ہیں اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔" اسی رکوع کے آخر میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا ذکر ہے کہ جب انہیں فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ قوم تھی ہی متکبر۔ پس وہ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے بشر پر ایمان لائیں؟

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت کی شان نزول کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عباس نے آیت کی شان نزول یہ بیان فرمائی ہے کہ چند علماء نے جن میں ابن صوریا، کعب بن اسد، اور ابن صلوبا جیسے اکابر بھی تھے مشورہ کیا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلیں اور انہیں کسی حیلہ سے اپنے دین سے برگشتہ کریں فانما ھو بشر آخر وہ بشر ہی تو ہے۔ اسے دھوکا دینا کیا مشکل ہے۔ بڑی سوچ بچار کے بعد ایک منصوبہ تجویز کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم یہود کے احبار (علماء) ہیں اور اگر ہم آپ کا دین قبول کر لیں تو سب یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔ ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہمارا بعض لوگوں کے ساتھ کچھ تنازعہ ہے ہم اس کے تصفیہ کے لئے آپ کے پاس آئیں گے اگر آپ نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کیا تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے اور ہمارے ایمان لانے سے سارے یہودی اسلام قبول کر لیں گے۔ یہ سازش بہت خطرناک تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ کسی کے اسلام لانے سے جو مسرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوتی ہے وہ اور کسی چیز سے نہیں ہوتی۔ وہ عقل کے اندھے سمجھ رہے تھے کہ بشر ہی تو ہے ہمارے جال میں پھنس جائے گا۔ لیکن حقائق عالم کو بے حجاب دیکھنے والا، اسرار کائنات کے رخ سے ہر نقاب الٹ دینے والا، دین اسلام کا سچا داعی یہ رشوت کب قبول کر سکتا تھا اور جس کی فراست نور خداوندی سے روشن تھی اس سے ان کی چال کیونکر مخفی رہ سکتی تھی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف انکار کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ وہ بے چارے ساری عمر اس غلط فہمی کا شکار رہے کہ یہ بھی ہماری طرح بشر ہے اور ان کی نظر مقام محمدیؐ کی رفعتوں کو نہ دیکھ سکی اور آفتاب مصطفویؐ کی جلوہ سامانیوں کو نہ پا سکیں۔ آج بھی توحید کی آڑ لے کر شان رسالتؐ کی عظمتوں کا انکار کرنے والے بعینہٖ یہی الفاظ دہراتے نظر آتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرح بشر ہیں۔ اس یہودی ذہنیت کو مسلمانوں نے کیوں اور کیسے قبول کیا بڑی حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔

سورہ یسین میں ہے اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون قالوا ما انتم الا بشر مثلنا جب ہم نے اصحاب قریہ کی طرف دو رسولوں کو بھیجا پس انہوں نے ان کی تکذیب کی پھر تیسرے رسول نے تائید کی پس تینوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول ہیں پس کفار کہنے لگے تم نہیں ہو مگر ہم جیسے بشر۔

قرآن کریم کی ان تمام آیتوں سے بحمد اللہ ہم نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ انبیاء کو اپنے جیسا بشر کہنا کفار ہی کا شیوہ اور دستور ہے۔

## بشریت محضہ اور بشریت بحیثیت نبوت میں فرق

فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو انہوں نے محض بشر کو سجدہ نہیں کیا بلکہ بشر کو بحیثیت نبی اور خلیفۃ اللہ سجدہ کیا تھا۔ غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ اگر نفس بشریت میں کوئی ایسی فضیلت ہوتی تو آدم علیہ السلام کو صورت بشری میں پیدا کرتے ہی سجدہ کا حکم دے دیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ پہلے آدمؑ کی علمی فضیلت اور برتری منوائی گئی اس کے بعد فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا۔ پس ثابت ہوا کہ آدم علیہ السلام کی فضیلت اور برتری کا سبب محض بشریت نہ تھی بلکہ وہ ان کی جلالت علمی اور خلافت الٰہیہ اور نبوت تھی جس نے فرشتوں کو سجدہ ریز کیا۔ اگر نفس بشریت ہی ملائکہ پر برتری کا سبب ہوتا تو نفس بشریت

(جاری ہے)

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

# ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

بانی ڈاکٹر غازی محمد نعیم


شمارہ نمبر ۳۰ جون ۱۹۹۸ء


## فہرست مضامین




خط و کتابت مضامین، منی آرڈر، ڈرافٹ وغیرہ بھیجنے کا پتہ

فلیٹ نمبر 7 بلاک نمبر 14 کیٹگری فور سیکٹر I - 8 / 1 اسلام آباد پاکستان



ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے شاپ 99-6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر A-358 سیکٹر G-6/1-1 اسلام آباد سے شائع کیا۔

تفکر و تذکر

# نادر موقع

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیر ما بانفسھم اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک تبدیل نہیں کرتا جب تک اس قوم کے افراد اپنی حالت خود نہ بدلنا چاہیں۔ یہ دستور خداوندی ہے جسے سنت اللہ کہتے ہیں۔ اللہ کی سنت میں کبھی معجزاتی طور پر کبھی تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی جیسا کہ خالق کائنات نے خود فرمایا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور تم اللہ کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

بحیثیت قوم اہل اسلام اور اہل پاکستان کی یہ پرانی عادت رہی ہے کہ وہ ہمیشہ کسی معجزے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جو ان کی نجی اور قومی زندگی دونوں کو یکسر تبدیل کر دے۔ ہمیں ہمیشہ ایک نجات دہندہ اور ایک مرد آہن اور مرد انقلاب کا انتظار رہا ہے جو پلک جھپکتے میں ہمارے قومی اور نجی دکھوں کا بھی مداوا کرے اور ہمارے معاشرے کے تار و پود کو بھی یکسر تبدیل کر دے۔ ممکن ہے گزشتہ صدیوں میں ایسے واقعات انسانوں کے ساتھ پیش آئے ہوں مگر ایسے واقعات کے لئے ضرور زمین تیار کی گئی ہو گی اور تبدیلی کی خواہش پہلے خود افراد معاشرہ کے اندر پیدا ہوئی ہو گی۔ موجودہ صدی کے آخری چند دہائیوں میں تو تاریخ کے پہئے نے اپنا انداز رفتار ہی بدل دیا ہے۔ اب اجتماعی انقلابات یا revolutions کے لئے بہت کم گنجائش رہ گئی ہے البتہ فرد اور معاشرے کی تدریجی بھلائی یا evolution کے مواقع بڑھ گئے ہیں اور جمہوری روایات کے فروغ اور جاگیردارانہ استحصال میں کمی کے پس منظر میں ہر فرد قوم کے لئے اپنی ذاتی اور نجی زندگی کو بہتر اور ترقی یافتہ بنانے کے زیادہ مواقع ہاتھ آگئے ہیں جس کے ذریعے سے وہ مجموعی قومی زندگی میں بھی حیات آفرین انقلاب برپا کر سکتا ہے۔

## پاکستان ناگزیر ہے

پاکستان پاک لوگوں کا وطن اور اسلام کا قلعہ ہے۔ یہ ایسا ملک ہے جو ایک نظریے کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا اور وہ نظریہ یہ تھا کہ ایک مخصوص خطہ ارض ایسا ہو جہاں بسنے والے بلا خوف و خطر اسلام کے زرین اصولوں کے مطابق ایک آزاد اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

کسی بھی انسان کے لئے اس کی زندگی کے سیاسی، معاشی اور مذہبی تقاضوں اور ضرورتوں کے پیش نظر اس کا ملک یا وطن ناگزیر ہوتا ہے۔ وطنیت کے اس نظریے کو مغرب کی ایجاد کہ کر اکثر پیشرو مسلم مفکرین نے رد کیا ہے اور مسلم قومیت pan islamism اتحاد بین المسلمین اور ریاست ہائے متحدہ اسلام وغیرہ کی بات کرتے رہے ہیں۔ ان ذی شعور مفکرین کا لگایا ہوا نعرہ یقیناً قابل صد احترام ہے۔ یقیناً اہل ایمان دنیا میں جہاں کہیں رہتے ہوں ان سب کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں مگر میرے نزدیک محبت ایک ایسی چیز ہے جس کی قوت انتشار سے کم ہو جاتی ہے اور ارتکاز سے بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ کل عالم اسلام کے ساتھ اگر ہم اپنی محبت اور محنت کو صرف پاکستان کی ترقی و تعمیر کیلئے مرکوز کر دیں تو یہ زیادہ صحت مند رویہ ہو گا۔

دراصل ہمارے اہل وطن کا مسئلہ جذبہ محبت کا انتشار نہیں بلکہ حد سے بڑھا ہوا ارتکاز ہے اولاً یہ ارتکاز نسل، زبان، قومیت اور علاقائیت کی سطح پر فروغ حاصل کرتا ہے اور پھر اس بھی آگے بڑھ کر شخصی خود غرضی ہر چیز پر حاوی ہو جاتی ہے۔ ہم اپنی ذات کے لئے پہلے سوچتے ہیں اور اپنے علاقے کے لئے بعد میں سوچتے ہیں اور اپنے وطن کے لئے بالکل نہیں سوچتے۔ اگر اس رویے کا تجزیہ کیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہو گا کہ

ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے وطن کی اہمیت کو دل سے تسلیم ہی نہیں کیا۔آج پنجابی، پٹھان، بلوچی، سندھی کشمیری اور گلگتی ایک دوسرے پر اپنے حقوق غصب کرنے کا الزام لگاتے ہیں اور خود اپنے ملک اور قوم کے خلاف منفی اور مایوس کن پروپیگنڈا کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔مگر یہ نہیں سوچتے کہ پاکستان ہم سب کے مشترکہ مفاد ہی کا دوسرا نام ہے اور ہم سب کے وجود اور ترقی کی بنیادی ضمانت ہے۔دوستو۔یہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے وہ اسی ملک کے وسیلے سے ہم کو ملا ہے ملک ہے تو ہم ہیں اور خدانخواستہ ملک نہ رہے تو ہمارے مسائل اور مصائب اتنے زیادہ ہو جائیں گے جن کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں ہے۔ایسی صورت میں شاید ہم آزادی کی خوبصورت ترین نعمت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

## آزاد پاکستان

آزادی کی دو سو کے لگ بھگ تعریفیں ہیں اور حقیقی آزادی معاشی آزادی اور ذہنی و نفسیاتی آزادی کے بغیر ممکن نہیں بصورت دیگر ہماری نام نہاد آزادی خود خود ہمارا مذاق اڑائے گی بقول کسے

بے وقار آزادی ہم غریب ملکوں کی
تاج سر پہ رکھا ہے بیڑیاں ہیں پاؤں میں

بد قسمتی سے آزادی کو نصف صدی کا عرصہ بیت جانے کے باوجود وطن عزیز کو حقیقی آزادی نصیب نہیں ہو سکی ہے، بلکہ اغیار کی معاشی غلامی کا طوق ہمارے قومی وجود کی گردن میں ایسا کڑا پڑا ہے کہ اس سے نجات کی صورت مشکل دکھائی دیتی ہے۔
مرزا غالب نے کہا تھا

ترک نبرد عشق ہے اہل ہوس کی فتح
جو پاؤں اٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے

بد قسمتی سے ہمارے ملک میں بھی اہل عشق نے جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی مایوس ہو کر عشق کی نبرد آزمائی ترک کر دی اور اہل ہوس کو اپنے پاؤں جمانے کا موقع ہاتھ آیا۔یوں سارا ملک اہل ہوس کی ہوس کاریوں کی بھینٹ چڑھ گیا۔جنہوں نے ایک غریب ملک کو لوٹ کر سوئزرلینڈ کے بینکوں کی رونق بڑھائی اور اس ملک کے غریب عوام کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کی وہ مثال قائم کی کہ جس کے ذکر سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

## دو راستے

ہماری قومی زندگی کو اہل ہوس کے ہاتھوں جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے وہ ایک بھیانک خواب کی مانند ہے۔جو ظلم ہونا تھا وہ ہو چکا اور جو گزند پہنچنا تھا پہنچ گیا۔اب اہل وطن کے پاس دو راستے ہیں ایک راستہ امید کا ہے اور دوسرا ناامیدی کا

ناامیدی کے راستے پر چلنے والے سوچتے اور کہتے ہیں کہ جناب جہاں نظام ہی خراب ہے جہاں آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے جہاں ہر شخص اپنے مقصد کے آسان حصول کے لئے چور دروازے ڈھونڈتا ہے وہاں ایک میری ایمانداری، محنت اور فرض شناسی کا کیا فائدہ ہے؟ بہتر یہی ہے کہ بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لو اور جو فائدہ اپنے اور اپنے اہل خاندان کے لئے اٹھانا ممکن ہے وہ اٹھا لو۔وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے۔اگر ہر شخص اپنے معاملات کو درست کرے تو معاشرہ خود بخود درست ہو جائے گا۔نیز اس کا مثبت عمل معاشرے میں مزید امید اور بھلائی پیدا کرنے کا بھی موجب بنے گا۔

دوسرا گروہ اہل امید کا ہے جن کی تعداد بد قسمتی سے بہت کم ہے۔یہ لوگ اپنے اصولوں کو ہوس کی قربان گاہ پر قربان نہیں کرتے۔یہ لوگ معاشرے میں موجود برائیوں سے قطع نظر خود اپنا اعمال نامہ درست کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔وہ قوم اور معاشرے کی ترقی کے لئے اپنا ذاتی فریضہ ادا کرتے ہیں اور اپنے ضمیر کی آواز پر کان دھرتے ہیں۔پاکستان کا وجود اور اس کی تعمیر و ترقی کا سارا دارومدار اسی گروہ کے افراد پر ہے اور لولا الابرار لہلک الفجار کے مصداق انہی کے وجود کی برکت سے فاسق و فاجر لوگ بھی عذاب خداوندی سے بچے ہوئے ہیں۔

## امید کی تازہ کرن

اہل پاکستان کے لئے یہ ایک تاریخی لمحہ ہے کہ ملک کی

اعلیٰ قیادت نے حکیم الامت کے خودداری کے فلسفے یعنی

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کی صداقت کا حقیقی معنوں میں ادراک کرتے ہوئے کشکول گدائی توڑ دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا ہے۔ یہ تمام افراد قوم کے لئے اپنی طرز فکر اور طرز عمل پر نظرثانی کرنے کا اور زندگی کی ترجیحات کا نئے سرے سے تعین کرنے کا سنہرا موقع ہے۔ یہ موقع ہے کہ ہم اپنے نصف صدی کے گناہوں کا کفارہ ادا کریں اور جذبہ قومیت کو ہر چیز پر مقدم گردانتے ہوئے اپنی ذاتی غرض مندیوں کو بھی قوم کے مستقبل پر قربان کر دیں۔ جب تک ہم میں سے ہر شخص اپنی ذات کے اندر انقلاب نہ لائے کوئی بیرونی انقلاب کا آنا معجزہ ہی ہو سکتا ہے اور معجزوں کا دور اب باقی نہیں رہا۔ اس نازک موڑ پر "نوائے صوفیہ" اہل وطن کے لئے درج ذیل لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔

۱۔ پاکستان کی اہمیت کو تسلیم کیا جائے۔ اور ہر اہل وطن کی قومیت صحیح معنوں میں صرف "پاکستانی" ہو۔

۲۔ نسلی، لسانی، گروہی اور علاقائی تعصبات اور مفادات کو مشترکہ قومی مفادات پر قربان کیا جائے۔

۳۔ ذات کی نشوونما پر توجہ دینا احسن ہی مگر قومی ترقی اور تعمیر کے مقصد کو بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے۔

۴۔ جو فرد جس حیثیت میں بھی قوم کی خدمت کر رہا ہے وہ اپنے فرائض دیانت داری سے ادا کرے۔

۵۔ رشوت اور سفارش جو اس معاشرے کے سب سے بڑے ناسور ہیں ان کا ہر شخص انفرادی طور پر قلع قمع کرے، معاشرے خود بخود سدھر جائے گا۔

۶۔ ملکی مصنوعات خریدیں اور غیر ملکی مصنوعات خاص کر سمگل شدہ اشیاء کا مکمل بائیکاٹ کریں نیز ملکی مصنوعات کے تیار کنندگان اپنی مصنوعات کا معیار بڑھا کر اسے بین الاقوامی سطح پر لے آئیں تاکہ نہ صرف اندرون ملک ان کی کھپت ہو بلکہ بین الاقوامی تجارت میں بھی ہمارا وقار بلند ہو۔

۷۔ تمام افراد معاشرہ بالعموم اور طلباء بالخصوص حصول علم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ نیز مطالعے کو اپنی عادت بنائیں۔

۸۔ سستی اور کسلمندی کو چھوڑ کر سحر خیزی، دعا، کھیل اور ورزش کی عادت ڈالیں اور منشیات کا ہرگز استعمال نہ کریں۔

۹۔ مثبت سوچ کو اپنائیں اور اسی کا پرچار کریں تاکہ معاشرے میں ناامیدی کی جگہ امید کا دور دورہ ہو۔

۱۰۔ بچت کی عادت ڈالیں اور گھریلو زندگی اور سماجی رسوم مثلاً شادی بیاہ وغیرہ میں اسراف اور دولت کی نمائش کے فوری خاتمے کی تدابیر اختیار کریں۔

ان دس نکات کو اپنا کر اہل وطن تاریخ کے عطا کردہ اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو باعزت اور باوقار قوموں کی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہمیں حکیم الامت کا یہ انتباہ یاد رکھنا پڑے گا۔

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
پر نہیں کرتی ہے قوموں کے گناہوں کو معاف

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

## اعلان

ادارہ نوائے صوفیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کی تعلیمی کارکردگی کو نمایاں حیثیت سے شائع کیا جائے گا۔ امتیازی نمبروں سے پاس ہونے والے طلباء اپنے مکمل کوائف، حاصل کردہ نمبر اور پوزیشن اور ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر برائے اشاعت نوائے صوفیہ کو ارسال کریں۔

(ادارہ)

# مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

و من شرائطها ستر العورة و هي بالحقيقة القبل و الدبر و تكميلها ما بين السرة و الركبة للرجال و الاماء و للحرة جميع بدنها الا اليدين الى الزندين و الوجه و القدمين و الساتر ............ لا تبطل صلواته۔

ترجمہ

شرمگاہ کی پردہ پوشی نماز کی شرطوں میں سے ایک ہے۔ شرمگاہ حقیقۃً صرف اگلا عضو مخصوص اور پچھلا عضو مخصوص ہیں۔ مکمل قابل پردہ اعضا مردوں اور لونڈیوں کے حق میں ناف اور دونوں گھٹنوں کے درمیانی حصے ہیں۔ آزاد عورت کے حق میں اس کا پورا بدن قابل پردہ ہے مگر اس کی کلائیوں سمیت دونوں ہاتھ، چہرہ اور دونوں پیر حکم پردہ سے مستثنیٰ ہیں۔ مردوں کے حق میں پردہ پوش چیز ریشم کے بغیر پاک ہونا ہی ٹھہرتا ہے۔ اگر پردہ پوش لکڑی یا پتے کا بنا ہوا ہو تو بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اگر یہ بھی نہ مل سکے تو گھاس کے تنکوں سے بھی پردہ پوشی روا ٹھہرتی ہے۔ اگر کپڑا اپنی باریکی کی وجہ سے شرمگاہ کو نہ چھپاتا ہو تو ایسے کپڑے میں نماز کی ادائیگی روا نہیں ہے۔ وقت نماز کی تنگی اور حالت جنگ میں ہونے کی صورتوں میں غیر ریشمی کپڑا آپ نہ پا سکتے ہوں تو ریشمی کپڑے ہی میں نماز روا ٹھہرے گی

## وضاحت

مذکورہ بالا عبارتوں میں صحت نماز کے بارے میں پردے کی اہمیت کی عکاس ان چند چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو شرائط نماز میں گنی جاتی ہیں۔

۱۔ شرمگاہ کی حد بندی

۲۔ پردہ پوشی

۳۔ پردہ پوش کی نوعیت

۴۔ مقصد کا فقدان اور نتیجہ

## تفصیل وضاحت

صحت نماز کی شرطوں کا بیان چل رہا ہے چنانچہ جائے نماز کے تذکرے کے بعد صحت نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط نماز گزار کے حق میں اپنی شرمگاہوں کو مکمل طور پر چھپانا بھی ہے۔ اس وجہ سے شریعت محمدیہ کی رو سے شرمگاہ کی حد بندی کی گئی ہے۔

## مردوں کے حق میں شرمگاہ کی حد بندی

مردوں کے حق میں شرمگاہ کی حد بندی مکمل شکل میں ناف اور دونوں گھٹنوں کے درمیان والے حصے کی کر دی گئی ہے

## آزاد عورت کے حق میں شرمگاہ کی حد بندی

آزاد عورت کا پورا بدن شرعاً قابل پردہ پوشی ہے۔ تاہم عورت کے تین اعضا پردہ پوشی سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں۔

۱۔ کلائیوں سمیت دونوں ہاتھ

۲۔ چہرہ

۳۔ دونوں پاؤں

۴۔ پس نماز کی بجا آوری کی صورت میں کم از کم وجوب پردہ پوشی کی جو حد بندی کی گئی ہے اس کی پردہ پوشی ضروری ہے۔ اگر مقررہ حدود کی پردہ پوشی صحیح معنوں میں نہ کی گئی ہو۔ تو نماز درست نہیں ہوا کرتی۔ اگر مرد نماز گزار کپڑوں کی فراوانی کے باوجود نماز

پڑھتے وقت صرف وجوب پردہ کے مقامات کو چھپائے رکھتا ہو اور باقی اعضائے بدن ننگے ہوں تو ایسا کرنا باعث کراہت ہے کیونکہ آدمی عام حالت میں اس طرح کی شکل میں پھرنا باعث عار سمجھتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں حاضری دیتے وقت ایسا کرنا بدرجہ اولیٰ باعث عار ہے۔

۳۔ پردہ پوش چیز کا پاک ہونا ضروری ہے۔ نیز وہ مردوں کے حق میں ضروری ہے کہ پردہ پوش چیز ریشمی لباس نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ریشمی لباس ممنوع نہیں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی مرد نماز گزار ریشمی لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز شرعاً صحیح نہیں ہوگی

تاہم شریعت محمدیہ کی رو سے اگر نماز کا وقت تنگ ہو نماز گزار غیر ریشمی لباس کی تلاش میں لگ جائے تو وقت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو یا حالت جنگ ہو تو ان دونوں صورتوں میں ریشمی لباس پہن کر بھی نماز کی ادائیگی شرعاً درست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر پردہ پوشی کے لئے کسی نماز گزار کو کپڑا میسر نہ ہو تو گھاس پھونس، پتے، کاغذ، پلاسٹک اور دیگر پاک چیزوں سے شرمگاہ کی پردہ پوشی کر سکتا ہے۔

۴۔ خوب آگاہ رہے کہ جنسی کشش کی حامل ہونے کی وجہ سے شرمگاہ کو مکمل طور پر مستور کرنا بے حیائی سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ نہایت باریک یا چست لباس جن سے یہ مقصد کماحقہ حاصل نہ ہوتا ہو اور قابل پردہ مقامات یا ان کی تصویریں واضح طور پر نظر آتی ہوں تو ایسا لباس استعمال کرنا شرعاً ناروا ہے اور گہری تحقیق کے نتیجے میں ایسا لباس اسلامی لباس کہلانے کا مستحق نہیں ہے ایسا کپڑا زیب تن کرنا عام حالات میں بھی اہل اسلام کے لئے باعث عار ہے۔ ایسے لباس کے شوقین حضرات کے لئے کم از کم یہ لازم ہے کہ نماز کی بجاآوری کے وقت اسے اتار کے صحیح معنوں میں پردہ کے حصول کا حامل لباس پہنیں تاکہ صحت نماز کی شرطیں حقیقی معنوں میں پوری ہوں اور نماز گزار صحیح معنوں میں نماز کی بجاآوری سے عنداللہ سبک دوش ہو سکے۔

(جاری ہے)

## ماہنامہ نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار اور نمائندگان توجہ فرمائیں

۱۔ مستقل خریدار حضرات آئندہ خط و کتابت میں اور خصوصاً منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا مکمل پتہ اور خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ خریداری نمبر نہ لکھنے کے باعث ریکارڈ کو چیک کرنا انتہائی طویل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ جن مستقل خریداروں کو دو رسالے موصول ہو رہے ہوں یا ان کا پتہ تبدیل ہوا ہو وہ ہمیں اس سے مطلع فرمائیں

۳۔ کچھ مستقل خریداروں کی جانب سے رسالہ نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ ادارہ کی جانب سے ہر مستقل خریدار کو ہر ماہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ اگر نہ ملے تو ڈاک کے متعلقہ حکام سے رجوع فرمائیں۔

۴۔ تمام مستقل خریداروں کے خریداری نمبر پتے کے ساتھ تحریر ہیں۔ اس نمبر کو ذہن نشین کر کے آئندہ خط و کتابت میں اسی کا حوالہ دیا جائے۔

۵۔ نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ بقایا جات جمع کرتے وقت مستقل خریداروں سے ان کا خریداری نمبر پوچھ کر تحریر فرمائیں۔ ساتھ ہی نئے اور پرانے خریداروں کی الگ الگ فہرست ارسال فرمائیں۔

۶۔ نئے خریدار بننے کے خواہشمند منی آرڈر کوپن پر نئے خریدار ہونے کا تذکرہ کریں اور مکمل پتہ بھی تحریر فرمائیں۔

۷۔ جن مستقل خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے انہیں ریمائنڈر جاری کر دیا گیا ہے اگر کسی نے سالانہ چندہ پہلے ہی جمع کروا دیا ہے تو اس ریمائنڈر کو منسوخ سمجھا جائے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے سے یا براہ راست ادارہ نوائے صوفیہ کو مطلع فرمائیں۔ یہاں بھی اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولئے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

# اقبال اور اسلامی تصوف

ذاکر حسین ذاکر بی ایس سی انجینیئرنگ - ایم اے فلسفہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث **الفقر فخری** "فقر میرا فخر ہے" صوفیا کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجاہدہ نفس کے بارے میں ارشاد ہوا ہے۔

حدیث شریف۔ ان لی حرفتین من احبهما فقد احبنی و من ابغضهما فقد ابغضنی و هو الجهاد الاکبر و الاصغر۔

ترجمہ۔ تحقیق میرے دو فن ہیں جو ان دونوں سے محبت رکھے تو گویا اس نے میرے ساتھ محبت رکھی اور جس نے ان دونوں سے عداوت کی تو گویا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ ایک فن فقر حقیقی ہے اور دوسرا جہاد یعنی جہاد اکبر اور جہاد اصغر۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ نے اصحابؓ سے فرمایا

حدیث شریف۔ رجعنا من الجهاد الاصغر الا جهاد الاکبر

ترجمہ۔ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے۔

اصحاب حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر سے بڑھ کر اور اس سے بڑا جہاد کون سا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ جہاد اعداء بین جنبیک یعنی تمہاری پسلیوں کے درمیان موجود دشمن یعنی نفس (امارہ) سے ہے۔

نفس امارہ کے ساتھ جنگ کو جو تصوف اور سلوک کی اصل بنیاد ہے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد اکبر قرار دیا کیونکہ جب تک انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا نہیں سیکھتا اعلیٰ روحانی اقدار کا حصول ممکن نہیں ہے۔

## سلاسل تصوف

مسلک تصوف کے وہ مکاتب جو عموماً کسی مرشد کامل کے نام سے منسوب ہوتے ہیں سلاسل تصوف کہلاتے ہیں۔ ان سلسلوں کا یہ بید سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنا لازم ہے۔ جیسا کہ حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے فرمایا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی بیعت کا سلسلہ بلا انقطاع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنا چاہئے۔ سوائے سلسلہ نقشبندیہ اور اس کی ذیلی شاخوں کے تقریباً تمام سلسلہ ہائے تصوف حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتے ہیں یہی سبب ہے کہ مولائے متقیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امام الاولیا کہتے ہیں۔ اور آپ حضور نبی آخر الزمان کے معنوی جانشین تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ کا تسلسل حضرت ابو بکر صدیق سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ کو طریقہ بھی کہتے ہیں اور اس لحاظ سے تصوف کے ان مکاتب کو سلسلہ ہائے طریقت بھی کہتے ہیں۔ تمام سلسلوں کے مقاصد، ارکان، اور مقامات و احوال یکساں ہیں تاہم آداب ریاضت اور طریق سلوک میں فرق پایا جاتا ہے۔

سلسلہ جنیدیہ سب سے معروف اور اولین سلسلہ ہے جس سے ایک سے زیادہ بڑے سلاسل کا ظہور ہوا۔ چنانچہ سلسلہ جنیدیہ سے ۱۔ خواجگان ۲۔ کبرویہ ۳۔ قادریہ پھر کبرویہ اور قادریہ سے افاعیہ، مدنیہ (شاذلیہ اور چشتیہ) کا اضافہ ہوا۔ دوسرے سلسلے بھی ان میں شامل ہو گئے مثلاً تیرہویں صدی میں قلندریہ، احمدیہ، مولویہ اور چودہویں صدی میں بکتاشیہ، نقشبندیہ، صوفیہ، خلوتیہ کا مع اپنے بے شمار متاخر شاخوں کے اضافہ ہوا۔

اسلامی انسائیکلو پیڈیا میں ان سلسلوں کی بہت طویل فہرست شامل ہے جو تمام اطراف و اکناف عالم میں پھیلے ہوئے

ہیں۔ان سلسلوں میں سے جو سلسلے موجودہ پاکستان میں منظم طور پر پائے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔
سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، کبرویہ، اور سلسلہ کبرویہ کی دو ذیلی شاخیں ہمدانیہ اور نوربخشیہ
تمام سلاسل تصوف اس امر میں متحد ہیں کہ سالک کا اصل مطلوب حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے جو اخلاق فاضلہ کی تصحیح اور تہذیب سے حاصل ہوتی ہے۔اخلاق فاضلہ کو اپنی ذات میں پیدا کرنے کے طریقوں میں قدرے فرق ہے کوئی سلسلہ کسی طریقے سے مقصود کو پا لیتا ہے اور کوئی کسی اور طریقہ سے مراد حاصل کرتا ہے۔غرض مقصود و مطلوب میں کوئی اختلاف نہیں۔
برصغیر پاک و ہند خصوصاً پاکستان میں موجود سلاسل تصوف سلسلہ قادریہ اور کبرویہ کی ذیلی شاخیں ہیں اور یہ دونوں خود سلسلہ جنیدیہ کی ذیلی شاخیں ہیں۔ان سلاسل کا مختصر تعارف یوں ہے۔

## سلسلہ قادریہ

سلسلہ قادریہ کے بانی حضرت محی الدین ابو محمد عبدالقادر گیلانی معروف غوث اعظم ہیں۔آپ کی ولادت ۴۷۱ھ میں ہوئی۔آپ کا زمانہ تعلیم آٹھ سال ہے۔آپ نے حنبلی اور شافعی فقہ کی تعلیم ابو سعید مبارک المخزی، ابوالوفا ابن العقیل، شیخ ابوالخطاب محفوظ الکلواتی، ابوالحسن بن محمد اور محمد بن الحسین سے حاصل کی۔
آپ جامعہ بغداد کے متولی اور استاد بھی مقرر ہوئے۔
تصوف میں آپ نے خرقِ خلافت حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخزی سے حاصل کیا۔آپ کی تمام عمر عبادت و ریاضت میں گزری بہت سی کرامات آپ سے منسوب ہیں اور بے شمار انسانوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔آپ کی تصنیفات اور آثار میں الفتح الربانی، فتوح الغیب، غنیۃ الطالبین، مکتوبات اور قصیدہ غوثیہ شامل ہیں۔
سلسلہ قادریہ میں رضائے الٰہی کی طلب کے لئے ذکر پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔
حضرت غوث الاعظم نے تصوف کی تفسیر و تشریح میں نہایت لطیف نکات بیان فرمائے ہیں۔آپ نے لفظ تصوف کے حروف یعنی "ت ص و ف" سے تعلیمات تصوف اخذ کئے ہیں۔ان کی تفصیل عصر حاضر کے سکالر پروفیسر علامہ طاہر القادری نے اپنی کتاب "حقیقت تصوف" میں بیان کی ہے۔جس کے مطابق غوث اعظم کے نزدیک تصوف کے ت سے توبہ، ص سے صفائے قلب، و سے ولایت اور ف سے فنافی اللہ مراد ہیں۔
سلسلہ قادریہ آج بھی منظم انداز میں موجود ہے اور صفائے قلب کی تحریک میں سرگرم عمل ہے۔دور حاضر میں اس سلسلے کے ایک بزرگ حضرت علامہ الیاس عطار قادری کا نام قابل ذکر ہے جن کا مشن احیائے عشق نبی ہے۔علامہ اقبال کا تمسک بھی اسی سلسلے سے تھا۔

## سلسلہ چشتیہ

سلسلہ چشتیہ کے بانی اول حضرت ابو اسحٰق شامی ہیں۔چشت خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔وہاں کچھ بزرگان نے روحانی اصلاح و تربیت کا ایک بڑا مرکز قائم کیا۔اس کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور وہ نظام اس مقام کی نسبت سے چشتیہ کہلانے لگا۔برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے امام الطریق حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ہیں۔آپ چشتی اجمیری کے نام سے مشہور ہیں۔حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اپنے شیخ خواجہ عثمان ہرونی کے حکم کے مطابق وارد ہند ہوئے اور اجمیر کو اپنا مستقر بنایا۔سلسلہ چشتیہ کی ایک خصوصیت نفسیاتی بصیرت کی اعلیٰ استعداد ہے۔اس سلسلے میں کوئی معین نصاب نہیں۔سلسلہ چشتیہ میں آتش عشق ہی سارے رذائل کو راکھ کر دیتی ہے۔بلکہ ماسوا اللہ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور مطلوب حقیقی تک برق رفتاری سے رسائی عطا کرتی ہے۔

## سلسلہ سہروردیہ

سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ ہیں۔آپ ایران کے صوبہ جبال میں بمقام سہرورد پیدا ہوئے۔آپ اپنے چچا حضرت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی صاحب "آداب المریدین" سے بیعت ہوئے

پاکستان میں یہ سلسلہ ہمدانیہ ہی کی ترویج ہے۔ یہ سلسلہ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ آپ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد حضرت خواجہ اسحاق ختلانی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بعد میں سید کا روحانی مقام اس حد تک بلند ہوا کہ خواجہ اسحاق نے ایک اشارہ غیبی کے تحت آپ کو نور بخش کا لقب دیا اور خود آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ یوں تاریخ تصوف میں مرشد کے مرید بننے کا دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ ۱۵ شعبان ۷۹۵ھ کو بروز جمعرات ایران کے شہر قائن میں پیدا ہوئے۔

حاکم وقت مرزا شاہرخ نے اپ کو طویل عرصہ تک قید و بند میں رکھا۔ اسے آپ کے سیاہ عمامہ پہننے، طریقت کی تعلیم دینے اور ذکر کی محفلیں منعقد کرنے پر اعتراض تھا۔ سلسلہ نوربخشیہ میں ذکر واذکار میں اوراد و وظائف خصوصاً اوراد فتحیہ، اوراد صبحیہ اور اوراد عصریہ کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔ اعتکاف کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ایک اہم اور دلچسپ بات یہ ہے کہ سید محمد نور بخشؒ نے "الفقہ الاحوط" کے نام سے ایک مکمل فقہی کتاب مرتب فرمائی۔ چونکہ آپ خود مجتہد تھے کسی اور فقہی مسلک میں کسی خاص امام کے مقلد نہیں تھے بلکہ تقلید کو اچھا بھی نہیں سمجھتے تھے۔ لہذا آپ کے معتقدین سلسلہ نوربخشیہ کے پیروکار نہ صرف تصوف میں بلکہ فقہی امور میں بھی آپ کے تابع ہیں۔ یوں ایک طرح سے یہ ایک علیحدہ فقہی دبستان بھی ہے۔ اپنی کتاب فقہ الاحوط کی ابتدا میں آپ فرماتے ہیں "میں شریعت محمدیہ کو بغیر کسی کمی یا زیادتی کے اسی طرح بیان کروں گا جس طرح خود شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رائج تھی"

غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کے مسلک کے بارے میں ڈاکٹر صابر آفاقی لکھتے ہیں کہ سید محمد نور بخش نے اہل تسنن اور اہل تشیع کے درمیان ایک اعتدال کی راہ پیدا کرکے دونوں کو قریب لانے کی سعی و کوشش کی اور فرقہ نوربخشیہ اسی اعتدال کی راہ پر گامزن ہوا۔

چنانچہ سلسلہ نوربخشیہ اب ایک طریقہ تصوف کے ہونے کے علاوہ ایک مستقل فقہی مکتب فکر کی حیثیت سے بھی موجود ہے تاہم صرف بطور سلسلہ تصوف بھی دنیا کے مختلف جگہوں پر یہ سلسلہ رائج ہے۔ صاحب تاریخ بلتستان لکھتے ہیں "ہماری معلومات کے مطابق ہندوستان میں تھانہ بھون، یوپی اور کشمیر کے شمالی اضلاع میں نوربخشی بکثرت موجود ہیں۔

یہ سلسلہ ایران، ماوراالنہر، عراق اور عجم میں بھی موجود ہے اور سید محمد نور بخشؒ کی کم و بیش بیس سے زائد تصنیفات دستیاب ہیں جن میں فقہ الاحوط اور اصول اعتقادیہ بہت مشہور ہیں۔

(جاری ہے)

## قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ میں ہمارے اماموں کی ولادت اور وفات کے بارے میں مضامین شائع کریں۔ چند سوالات ارسال ہیں ان کا جواب دیں۔

سپاہی کریم سکساوی

دورہ اسلام آباد کے موقع پر خواہش کے باوجود غازی صاحب سے تفصیلی ملاقات نہ ہو سکی صرف ان کی زیارت ہی نصیب ہوئی۔ جناب سجاد بلغاری کی وساطت سے معلوم ہوا کہ ان کی منظوم کتاب منظر عام پر آنے والی ہے جس کا انتظار ہے۔

احسان علی دانش سکردو

جواب۔

اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل
می گویمت ثنا و دعا می فرستمت

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں مضامین معیاری اور دلچسپ ہیں۔ جناب احسان علی دانش اور ذاکر حسین ذاکر کے اشعار اپنی مثال آپ ہیں۔ دانش صاحب کے تازہ کلام کے منتظر ہیں۔

ممتاز علی
ڈگری کالج سکردو

معذرت کے ساتھ التماس ہے کہ مجھے اپنا خریداری نمبر بھول گیا ہے۔ سالانہ چندہ ارسال کردیا ہے۔ رقم ملنے پر رسالہ ارسال کریں۔

علی حسین کشمیری
کراچی

# ایمان کی بنیاد

مولوی محمد علی فرانوی اسلام آباد

## تعارف

ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے جسے بنائے ایمان کہتے ہیں اور ان کے اقرار اور اظہار کا نام کلمہ بنائے ایمان یا اصول دین ہے۔ یہ اظہار ذیل کے پیرائے میں ہوتا ہے۔

آمنت باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاخر۔

ترجمہ ۔ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی (نازل کردہ) کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔

ان بنیادی عقائد کو اپنائے بنائے کوئی فرد بشر اہل ایمان ہونے کا دعوے دار نہیں ہو سکتا۔

یہ اصول دین قرآن کریم کی نص صریح کی رو سے ثابت ہونے والا واحد اصول ہے۔ بعض مکاتب فکر میں ایسے اصول بھی رائج ہیں جن میں ان پانچ عقائد پر چند اضافے موجود ہیں جبکہ بعض مکاتب فکر کے اعتقادی نعرے میں مندرجہ بالا عقائد میں سے چند بنیادی عقائد کا اظہار سرے سے نہیں ہوتا بلکہ ان کی جگہ کچھ دیگر عقائد کو دی جاتی ہے۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ صوفیہ نوربخشیہ کا اصول دین قرآن مجید کی نص صریح سے ثابت ہونے والا واحد اصول دین ہے اور قرآن مجید میں موجود خالق کائنات کے واضح حکم کی صحیح ترین تعمیل کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان پانچ بنیادی چیزوں پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ و الکتب الذی نزل علی رسولہ و الکتب الذی انزل من قبل ط و من یکفر باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاخر فقد ضل ضللا بعیدا ۝

ترجمہ ۔ اے ایمان والو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی ہے ایمان لاؤ اور جس شخص نے خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز قیامت کا انکار کیا وہ بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اس اعلان خداوندی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص دین اسلام اور مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے اصول دین میں شامل پانچ بنیادی اعتقادی امور پر کلی طور ایمان نہ لائے اس کی گمراہی اور بے راہ روی میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان پانچ بنیادی اعتقادی امور سے نہ تو آگے بڑھنے اور ان میں من پسند عقائد شامل کرنے کی قطعی گنجائش ہے اور نہ ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنے یا اقرار نہ کرنے والوں کے لئے نجات کی کوئی صورت ہے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بحمد اللہ مذہب پاک صوفیہ نوربخشیہ دین اسلام کی اصل اور صحیح ترین صورت ہے جو سلسلہ ذہب کے بزرگوں کے توسط سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغیر کسی زیادتی اور کمی کے غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ تک پہنچا ہے جو شاہ سید علیہ الرحمہ نے کافۃ المسلمین کی بھلائی اور نجات کی خاطر "کتاب الاعتقادیہ" اور "الفقہ الاحوط" کی صورت میں انہیں صفحہ قرطاس پر منتقل فرما دیا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ہم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں اس قرآنی اصول کی مزید تشریح و توضیح کریں گے۔

## حدیث جبریل علیہ السلام

شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ذخیرۃ الملوک میں اہل ایمان کے ان اصول دین کی ذیل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیش آنے والا وہ واقعہ بیان فرمایا ہے جو حدیث جبریل علیہ السلام کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

عن عمر بن الخطاب اقال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیوم اذ داخل علینا رجل شدید بیاض الثیاب سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفس ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامند رکبتہ و وضع کفیتہ علی مخدیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام۔ ان تشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکواۃ وتصوم رمضان وتحج البیت الحرام ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسئالہ و یصدقہ قال ان تؤمن باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الاخر قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال مالمسئول عنھا باعلم من السائل۔

ترجمہ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جب کہ ہم صحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک شخص ہمارے پاس آ داخل ہوا جس کے کپڑے نہایت ہی سفید اور بال نہایت ہی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نظر نہیں آتا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آپ کی دونوں رانوں پر رکھ دیں اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتلائیے کہ اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور باقاعدگی اور پابندی سے نماز ادا کرے اور مال کی زکواۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اور اگر اس کے راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس نے کہا کہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتا بھی ہے اور آپؐ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخری دن یعنی روز قیامت پر یقین کرے۔ اس نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی یکسوئی اور محبت سے کرے جیسی عبادت تو اس حالت میں کرتا جب کہ تو اسے دیکھ رہا ہوتا پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تو تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے۔

یہی روایت محمد بن بابویہ الصدوق کی مشہور کتاب جامع الاخبار میں نقل یوں نقل ہوئی ہے کہ ایک روز جبرائیل علیہ السلام بصورت اعرابی خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے۔ حضرت ان کو نہ پہچانا۔ انہوں نے پوچھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کیا ہے؟ فرمایا اللہ پر اور ملئکہ پر اور کتابوں پر اور انبیاء پر اور قیامت پر ایمان لانا ہے۔ کہا سچ کہتے ہو۔ پھر پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا کلمہ شہادتین لا الہ الا اللہ و محمداً عبدہ ورسولہ زبان سے جاری کرنا، نماز قائم کرنا، زکواۃ کو ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔

(جامع الاخبار ص ۵۸)

## قبیلہ اشعریہ کے وفد کا حال

قاضی محمد سلیمان منصورپوری اپنی مشہور کتاب رحمۃ اللعالمین میں روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اشعریہ جو اہل یمن تھے کا ایک وفد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جن کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن آئے جن کے دل نہایت نرم اور ضعیف ہیں۔ ایمان یمنیوں کا ہے اور حکمت یمنیوں کی ہے، مسکنت یمنیوں کی مسکنت

بکر بن وائل والوں میں اور فخر اور غرور اونٹ والوں میں ہے جو مشرق کی طرف رہتے ہیں۔ جب یہ لوگ مدینے میں داخل ہوئے تو یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

غدأ نلاقی الاحبۃ محمداً و حزبہ

ترجمہ۔ کل ہم اپنے دوستوں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ والوں سے ملیں گے۔

یہ وفد جو سات اشخاص پر مشتمل تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی وضع قطع کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم مؤمن ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے بتاؤ تمہارے قول اور ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

## ایمان کی حقیقت

انہوں نے عرض کیا کہ ہم پندرہ خصلتیں رکھتے ہیں۔
پانچ وہ ہیں جن پر اعتقاد رکھتے ہیں۔
پانچ وہ ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم آپؐ کے بھیجے ہوئے لوگوں نے دیا ہے۔
پانچ وہ ہیں جن پر ہم پہلے سے پابند ہیں۔

پانچ وہ باتیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبلغین نے ایمان لانے کا حکم دیا وہ یہ ہیں ایمان لانا اللہ پر فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر، اللہ کے رسولوں پر، اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر یعنی یوم آخرت پر۔

پانچ باتیں عمل کرنے کی ہم کو یہ بتائی گئی ہیں۔
لا الہ الا اللہ کہنا، پانچ وقت کی نمازوں کو قائم کرنا، زکواۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا بیت الحرم کا حج کرنا جسے راہ کی استطاعت ہو۔

پانچ باتیں جو پہلے سے معلوم ہیں وہ ہیں آسودگی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا، قضائے الٰہی پر رضامند ہونا، امتحان کے مقامات میں راست بازی پر قائم رہنا اور اعداء کو شماتت نہ دینا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنہوں نے ان باتوں کی تعلیم دی وہ حکیم وعالم تھے اور ان کی دانشمندی سے معلوم ہوتا ہے گویا وہ انبیاء تھے۔ اچھا پانچ چیزیں اور بتا دیتا ہوں تاکہ پوری بیس خصلتیں ہو جائیں۔
۔۔ وہ جمع نہ کرو جسے کھانا نہ ہو۔
۔۔ وہ مکان نہ بناؤ جس میں بسنا نہ ہو۔
۔۔ ایسی باتوں میں مقابلہ نہ کرو جنہیں کل کو چھوڑ دینا ہو۔
۔۔ خدا کا تقویٰ رکھو جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جس کے حضور میں پیش ہونا ہے۔
۔۔ ان چیزوں کی رغبت رکھو جو آخرت میں تمہارے کام آئے گی جہاں ہمیشہ رہو گے۔

(رحمۃ اللعالمین ص ۱۴۹ ـ ۱۴۷)

(جاری ہے)

## سیاسی نظریات

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت شاہ ہمدانؒ کا نظریہ شجاعت امام غزالی کے فکر و نظر سے مطابقت رکھتا ہے کیونکہ امام غزالی خلیفہ کو اس بات کا حق دیتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات ایسے لوگوں کو تفویض کرے جو فی الحقیقت شوکت و قوت کے مالک ہوں۔ لیکن لوگوں کے معاش کی ساری ذمہ داری خلیفہ ہی پر ہے نہ کہ اس شخص پر جس کے سپرد اختیارات کئے گئے ہوں۔

حضرت شاہ ہمدانؒ۔ امام غزالی کی مانند سیاسیات دین اور اخلاقیات میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے حالانکہ فارابی کے نزدیک سیاسیات فلسفہ کی ایک شاخ ہے۔ اور الماوردی کے سیاسی افکار پر تمام تر فقہ کا رنگ غالب ہے۔ ابن رشد کے سیاسی فلسفہ میں دین اسلام کی بحیثیت ایک پیغام وحی ہونے کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ ابن خلدون نے سیاسیات کو ہر کسی دوسرے علم پر غالب نہیں آنے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی کتاب "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں لکھا ہے۔

"الٰہیات اسلامیہ کے اس مذہب میں جس کے امام غزالی شارح اعظم ہیں خودی یا انا کی حیثیت ایک وہ قابل تجزیہ اور ناقابل تحول جوہر روحانی کی ہے۔"

# نورانیت مصطفی

احمد علی عارف

## گستاخ بد عقیدہ اور بد مذہب لوگوں کا گروہ

یہ وہ لوگ ہیں جو فضیلت کا فقط اقرار کرتے ہیں اور مثلیت پر اصرار کرتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر فضیلت کا انکار نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں فضیلت کے ضمن میں جو کچھ ارشاد ہوا اسے دبے لفظوں میں مان تو لیتے ہیں مگر اس پر زیادہ زور نہیں دیتے بلکہ ان کا سارا زور بیان اور جوش خطابت تو مثلیت کی تشریح پر صرف ہو جاتا ہے۔ کوئی پوچھے تو کہتے ہیں کہ ہم کہاں انکاری ہیں، ہم تو فضیلت کا اقرار کرتے ہیں مگر اللہ جو دلوں کے بھید جانتا ہے ان کی بد عقیدگی سے خوب واقف ہے۔

## گروہ صوفیاء

یہ گروہ مثلیت کا فقط اقرار کرتے ہیں اور سارا زور فضیلت پر دیتے ہیں۔ یہ لوگ جگہ جگہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؐ کی یاد میں محافل منعقد کرتے ہیں اور فضائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فضائل اہل بیت سے اہل عالم کو شناسا بناتے ہیں۔

## فرق نگاہ

اگر کسی نے ان تمام حقائق کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو اپنی مثل سمجھا تو یہ سوء نظر اور سوء فہم کی وجہ سے ہے۔ اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو علیؑ حسنینؑ اور صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھا اور ابو جہل اور ابو لہب نے بھی دیکھا۔ یہ تو سب کو پتہ تھا کہ جسم اطہر ہے اور پیکر بشری ہے مگر نگاہ نگاہ میں فرق تھا۔ ابو جہل و ابو لہب یہ دیکھتے تھے کہ یہ تو ہماری طرح سراسر پیکر خاکی اور پیکر بشریت ہے۔ وہی پیکر علی اور اصحاب رسول کو بھی نظر آیا مگر دھیان اس بات پر کرتے رہے کہ بشر تو ہے مگر سایہ نہیں ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے پسینہ آتا ابو جہل اور ابو لہب دیکھتے تو کہتے دیکھو کس طرح ہم جیسے انسانوں کی طرح پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے صحابہ کرام بھی اسی چیز کا مشاہدہ کرتے لیکن کہتے کہ دیکھو کائنات کا کوئی عطر اس پسینے کے مقابل نہیں۔ مشاہدہ ایک ہی چیز کا ہو رہا ہے مگر رخ متضاد ہے۔ ابو جہل اور ابو لہب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا تناول فرماتے ہوئے دیکھتے تو سمجھتے کہ یہ بھی ہماری طرح کھانے پینے کے محتاج ہیں۔ مگر صحابہ کرام کچھ اس نظر سے دیکھتے کہ کھانا تو تناول فرما رہے ہیں مگر ساتھ ہی تھے تسبیح کر رہے ہیں کہ مولا تیرا شکر ہے مجھے تیرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تناول فرما رہا ہے۔

صوفیو کس کو پتہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس ظاہری چلنے پھرنے اور کھانا تناول فرمانے کے انداز ہمارے مشابہ تھے۔ اس مشابہت کا فقط اقرار کرکے سارا زور فضیلت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو کیونکہ ہمارا مقصود زندگی انقلاب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور ہمارا مطلوب احیائے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ شریعت کی فضیلت سے قبل شارع کی فضیلت کا چرچا کیا جائے۔

## شیوہ کفار

قرآن مجید میں جابجا آیا ہے کہ انبیاءؑ کو اپنی مثل بشر کہنا شیوہ کفار ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت "و من الناس من یقول" کی تشریح میں صدر الافاضل مراد آبادیؒ فرماتے ہیں قرآن میں جابجا انبیاءؑ کو اپنی مثل بشر کہنے والوں کو کافر کہا گیا ہے درحقیقت انبیاءؑ کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے۔"

سورہ ہود میں ہے جب حضرت نوح نے اپنی قوم کو دعوت دی تو آپ کی قوم نے کہا فقال الملاء الذین کفروا من قومہ مانراک الابشرا مثلنا پس نوح کے سرداروں نے کہا ہم تم کو اپنی طرح کا بشر سمجھتے ہیں ۔ اس سورت کے تیسرے رکوع میں نوح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو دعوت الی الحق دی تو آپ کی قوم کے سرداروں نے کہا وقال الملاء الذین ........ الخ ۔ اور ان کی قوم کے کافر سردار جو آخرت کے منکر تھے اور جنہیں ہم نے دنیاوی آسائش دی تھی کہنے لگے یہ نہیں ہے مگر تمہاری مثل بشر جو تم کھاتے اور پیتے ہو وہ بھی وہی کھاتے اور پیتے ہیں اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ۔" اسی رکوع کے آخر میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا ذکر ہے کہ جب انہیں فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ قوم تھی ہی متکبر ۔ پس وہ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے بشر پر ایمان لائیں؟

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت کی شان نزول کے بارے میں حضرت ابن عباس کا ایک قول نقل کیا ہے ۔ حضرت ابن عباس نے آیت کی شان نزول یہ بیان فرمائی ہے کہ چند علماء نے جن میں ابن صوریا، کعب بن اسد، اور ابن صلوبا جیسے اکابر بھی تھے مشورہ کیا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلیں اور انہیں کسی حیلہ سے اپنے دین سے برگشتہ کریں فانما ھو بشر آخر وہ بشر ہی تو ہے ۔ اسے دھوکا دینا کیا مشکل ہے ۔ بڑی سوچ بچار کے بعد ایک منصوبہ تجویز کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم یہود کے احبار (علماء) ہیں اور اگر ہم آپ کا دین قبول کر لیں تو سب یہودی مسلمان ہو جائیں گے ۔ ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہمارا بعض لوگوں کے ساتھ کچھ تنازعہ ہے ہم اس کے تصفیہ کے لئے آپ کے پاس آئیں گے اگر آپ نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کیا تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے اور ہمارے ایمان لانے سے سارے یہودی اسلام قبول کر لیں گے ۔ یہ سازش بہت خطرناک تھی ۔ انہیں معلوم تھا کہ کسی کے اسلام لانے سے جو مسرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوتی ہے وہ اور کسی چیز سے نہیں ہوتی ۔ وہ عقل کے اندھے سمجھ رہے تھے کہ بشر ہی تو ہے ہمارے جال میں پھنس جائے گا ۔ لیکن حقائق عالم کو بے حجاب دیکھنے والا، اسرار کائنات کے رخ سے ہر نقاب الٹ دینے والا، دین اسلام کا سچا داعی یہ رشوت کب قبول کر سکتا تھا اور جس کی فراست نور خداوندی سے روشن تھی اس سے ان کی چال کیونکر مخفی رہ سکتی تھی ۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف انکار کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی ۔ وہ بے چارے ساری عمر اس غلط فہمی کا شکار رہے کہ یہ بھی ہماری طرح بشر ہے اور ان کی نظر مقام محمدی کی رفعتوں کو نہ دیکھ سکی اور آفتاب مصطفوی کی جلوہ سامانیوں کو نہ پا سکیں ۔ آج بھی توحید کی آڑ لے کر شان رسالت کی عظمتوں کا انکار کرنے والے بعینہ یہی الفاظ دہراتے نظر آتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرح بشر ہیں ۔ اس یہودی ذہنیت کو مسلمانوں نے کیوں اور کیسے قبول کیا بڑی حیرت اور افسوس کا مقام ہے ۔

سورہ یٰسین میں ہے اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون قالوا ما انتم الا بشر مثلنا جب ہم نے اصحاب قریہ کی طرف دو رسولوں کو بھیجا پس انہوں نے ان کی تکذیب کی پھر تیسرے رسول نے تائید کی پس تینوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول ہیں پس کفار کہنے لگے تم نہیں ہو مگر ہم جیسے بشر ۔

قرآن کریم کی ان تمام آیتوں سے بحمد للہ ہم نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ انبیاء کو اپنے جیسا بشر کہنا کفار ہی کا شیوہ اور دستور ہے ۔

## بشریت محضہ اور بشریت بحیثیت نبوت میں فرق

فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو انہوں نے محض بشر کو سجدہ نہیں کیا بلکہ بشر کو بحیثیت نبی اور خلیفۃ اللہ سجدہ کیا تھا ۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اگر نفس بشریت میں کوئی ایسی فضیلت ہوتی تو آدم علیہ السلام کو صورت بشری میں پیدا کرتے ہی سجدہ کا حکم دے دیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ پہلے آدم کی علمی فضیلت اور برتری منوائی گئی اس کے بعد فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا ۔ پس ثابت ہوا کہ آدم علیہ السلام کی فضیلت اور برتری کا سبب محض بشریت نہ تھی بلکہ وہ ان کی جلالت علمی اور خلافت الہیہ اور نبوت تھی جس نے فرشتوں کو سجدہ ریز کیا ۔ اگر نفس بشریت ہی ملائکہ پر برتری کا سبب ہوتا تو نفس بشریت

(جاری ہے)

# صوفیہ نوربخشیہ

مولوی شکور علی انور فاضل عربی، بی۔اے، بی۔ایڈ

## تعارف

مغربی تہذیب کی یلغار اور مادی ترقی کی چکاچوند نے اسلامی تصوف و عرفان اور دین اسلام کی اصلی ہیئت کو بھی محتاج تعارف بنا دیا ہے۔ عہد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور انتشار کے مہیب عفریت نے سر اٹھایا جس کی وجہ سے اسلام کی ہیئت صوری کو بگاڑ دیا گیا۔ مسلمانوں میں پیدا ہونے والے ہیجان اور جذبات کے ہاتھوں اسلام کی صورت اصلی جوں کی توں محفوظ نہ رہ سکی۔ اس صورت حال سے نہ صرف دین اسلام میں مختلف النوع نظریات و خیالات نے جنم لیا بلکہ رفتہ رفتہ منتشر عقائد پر مبنی فرقے بھی منصہ شہود پر رونما ہو گئے۔ یوں اسلام کی رہی سہی ہیئت میں بھی نمایاں تبدیلی آنا شروع ہو گئی اور دین اسلام کی اصل ہیئت فرقہ واریت کے دھندلکوں میں یوں پوشیدہ ہو گئی کہ اسلام کے اصل چہرے کی شناخت بھی مشکل ہو گئی۔ اگرچہ اسلام عالم ادیان پر نعرہ وحدت لے کر ابھرا تھا مگر خود مسلمانوں کی خلفشاریوں سے فرقہ پرستی کا چیستان بن گیا۔

دین اسلام ایک خوبصورت پھول کی طرح اپنی دلآویز، روح پرور اور مسحور کن خوشبو کے ساتھ ظاہری طور پر مستقل حسن و نکھار رکھتا ہے جس کی دلکشی میں آج بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ دین طیب کی مثال اس شجر کی سی ہے جس کی جڑیں استوار ہیں اور جس کی شاخیں آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جو آدمی کو ملاء اعلیٰ تک رسائی کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اس پاکیزہ درخت کے عمدہ پھل عرفان و تصوف ہیں اور اگر دوسری مثال کی طرح دین اسلام کو ایک خوبصورت پھول قرار دیا جائے تو تصوف اس کی خوشبو ہے۔ کیونکہ یہاں مخلوق خدا سے پیار و محبت کرنے کا عملی نمونہ موجود ہے اور جملہ مخلوقات کو خدا کا کنبہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس نظام میں امن اور محبت کا پرچار کرنے کے ساتھ مخلوق کو خدا تک پہنچانے کا گر سکھایا جاتا ہے۔ مسلک صوفیہ دین اسلام کے ابدی نظام حیات کی وہ عملی شناخت ہے جس کی تعلیمات قرآن و سنت کی روشنی میں اصولی و فروعی محکمات پر مشتمل ہے۔ مذہب صوفیہ نوربخشیہ عرفان اسلامی کی زندہ جاوید تصویر ہے۔ لیکن اس پاک مذہب کا تعارف پیش کرنے سے قبل میں ضروری سمجھوں گا کہ عالم اسلام کے بیچ پیدا ہونے والے اختلافات کا مختصر سا تذکرہ کروں کہ لالہ زار اسلام میں انتشار و افتراق کے بوم و شر کو کیسے نشو و نما ملی اور اس کی تابناک صورت پر کیسے کیسے اختلافات کی داغ بیل پڑ گئی۔

تاریخ عالم شاہد ہے کہ جب سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باہرکت جب گلزار حیات میں جلوہ سامانیاں کر رہا تھا کائنات کا ذرہ ذرہ ہدایت و رحمت میں برابر کا نصیب دار تھا۔ انسان کیا حیوانات اور جمادات پر بھی آپ کی شفقت کی ارزانیاں عام تھیں۔ دین اسلام نور واحد کی طرح درخشاں تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء حبل المتین بڑی استقامت کے ساتھ دین کے امور کو سلجھانے میں ہمہ مستعد تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ہر فرمان پر لبیک کہتے تھے۔ مسائل کی گتھیاں آپ کی قیادت میں سلجھائی جاتی تھیں۔ لوگوں میں خلوص انتہا کا تھا۔ انتشار و افتراق نام کو نہ تھا اور مسلمان سیسہ پلائی دیوار کی مانند ناقابل تسخیر صورت میں متحد تھے۔

جیسا کہ تاریخ اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور کبار صحابہ آپ کے وزراء تھے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کے مصاحب تھے اور تمام مسلمان آپ

کے فرمانبردار تھے اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال تھی۔ فرشتے اور روح القدس آپ کی مدد اور حمایت کے لئے تیار رہتے تھے جس

کے باعث اللہ تعالیٰ نے بدر، احد، خندق، خیبر، حنین اور فتح مکہ جیسے معرکوں میں اہل ایمان کو زبردست فتوحات عطا فرمائیں۔ یہی دستگاریاں صحابہ کو اس وقت تک حاصل رہیں جب تک وہ حق و صداقت، شرافت و امانت، شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کے علمبردار رہے اور فتوحات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور شام و روم، عراق، فارس، خراسان، مصر، یمن، جزائر عرب اور قسطنطنیہ وغیرہ فتح ہوئے۔ مسلمانوں کی یہ کامیابیاں دیکھ کر یہود و نصاریٰ ورطہ حیرت میں پڑگئے اور ان کے مکر و فریب کی تحریکیں رنگ لانے لگیں۔ اپنی بوکھلاہٹ میں انہوں نے منافقین کا ایک گروہ منظم کیا جس نے اسلام کے اندر سازشیں شروع کر دیں اور مسلمانوں کی جماعت میں رخنہ اندازی کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں میں رہے سہے اخلاص کے خرمن کو ہوا و ہوس کی آگ نے جلا کر راکھ بنا دیا۔

تاریخ تدوین حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں احادیث کی تدوین ہو رہی تھی تو لوگ شہرت و ناموری کے دھندوں میں گرفتار ہو چکے تھے۔ کئی لوگ اپنے نام کو اسانید اور راویوں کی فہرست میں شامل کرنے کے لئے دین اسلام میں نامداری اور قدامت کے اظہار پر تل گئے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جھوٹ اور افترا کا ارتکاب کیا گیا جس کی پیش گوئی خود صاحب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برسوں پہلے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔

ستكثر على الكذابۃ بعد موتى فمن كذب على معتمدا فليتبوا مقعده فى النار

عنقریب میرے بعد مجھ پر کثرت سے جھوٹ باندھا جائے گا پس جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا کہ عنقریب بہت سی حدیثوں کی نسبت مجھ سے کی جائے گی پس جو قرآن سے ملے تو اسے مانو اور جو نہ ملے اسے چھوڑ دو۔

(بخاری شریف)

عہد فاروقی میں بعض مسائل میں احادیث کی بھرمار ہو گئی۔ لوگ قرآنی آیات سے ٹکرانے والی روایات پیش کرنے لگے تو جلال فاروقی برہم ہو گیا اور اعلان کیا کہ آج سے کوئی شخص میرے پاس حدیث کی روایت لے کر آیا تو میں اس کی گردن زہر آلود تلوار سے قلم کر دوں گا۔ البتہ آپ نے چند ایک علماء حدیث کو اس کام لگا دیا۔ لیکن تاریخ تدوین حدیث شاہد ہے کہ احادیث رسول کے نہ صرف الفاظ بدل گئے بلکہ مطالب و مفاہیم میں بھی

تبدیلیاں رونما ہو گئیں جن کی بدولت محدثین کو احادیث کی جمع و تدوین میں سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ ایسے احادیث کی بدولت آج مسلمان آپس میں دست و گریبان ہیں۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا خمیازہ آج بھی امت مرحومہ کو بھگتنا پڑ رہا ہے مگر افسوس اس کا کوئی احساس نہیں ہے۔

وای ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

## اختلاف مذاہب

ضعیف اور مصنوعی احادیث کی موجودگی میں فروعی اختلافات کے علاوہ اصولی اور بنیادی مسائل و عقائد میں بھی آسمان و زمین کی تفاوت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اصولی عقائد میں قدریہ، جبریہ، حلولیہ، اشاعرہ، حکماء، و مشائین اور صوفیہ وغیرہ اختلاف کثیر رکھتے ہیں۔

یہودی سازشوں نے اسلام میں جو کارستانیاں کیں اور مکر و فریب کے ذریعے مسلمانوں کو گمراہ کیا گیا اس کی بدولت مسلمانوں میں بنیادی طور پر پانچ فرقے بیک وقت نمودار ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے بعد ناصبی، خوارجی مروانی، خواجہ نہروانی، سبائی اور سنت کے پیرو جیسے مذاہب معرض وجود میں آ گئے۔ جن کی تفصیل صاحب کتاب "شجر الاولیاء سلسلۃ الذہب" نے یوں بیان کی ہے کہ جو سنت کی پیروی کرنے والے ہیں وہ خلفاء، آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ازواج مطہرات امہات المومنین سب سے محبت رکھتے ہیں۔ اور سبائی حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور آل رسول سے محبت اور دیگر تینوں خلفاء سے عداوت رکھتے ہیں اور نہروانی خارجی اور ناصبی یہ صدیق اور فاروق سے محبت رکھتے ہیں اور حضرت علی اور ذوالنورین اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے عداوت رکھتے ہیں ۔ اور خارجی مروانی تینوں خلفاء اور ازواج النبی سے محبت رکھتے ہیں اور علی مرتضیٰ علیہ السلام اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی رکھتے ہیں ۔

(کتاب شجرالاولیاء ج ۱ ص ۲۵۷)

امامیہ فرقہ کے اندر بھی مسالک موجود ہیں چنانچہ بارہویں صدی ہجری کے معروف شیعہ مؤرخ و مفکر جناب زین العابدین شیروانی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "ریاض السیاحہ" میں لکھتے ہیں ۔

علماء امامیہ بر سہ فرقہ اند

اول اصولی کہ در کشور ایران عدت و شوکتی تمام دارند

دوم اخباری کہ جالس مجالس گوشہ و کنار دارند

سوم حکماء ایں فرقہ در انکار یکدیگر سعی بلیغ دارند و در رد و مذمت همدیگر اصرار بسیار مینمایند و حکم بر تکفیر یکدیگر میکنند و فتویٰ قتل همدیگر میدهند بسبب حب جاہ و رفعت دستگاہ در اہانت صوفیہ موافقت دارند در کمال نفاق بایکدیگر در اہانت ایں فرقہ اتفاق می نمایند ۔

(ریاض السیاحہ ص ۳۳۰)

ترجمہ ۔ علماء امامیہ کے تین فرقے ہیں اول اصولی جو کہ مملکت ایران میں کثیر تعداد میں ہے اور شوکت کے ساتھ پایا جاتا ہے ۔ دوم اخباری ہے جو الگ تھلگ مجلسوں میں بیٹھنے والے ہیں ۔ سوم حکماء ہیں ۔ یہ فرقے ایک دوسرے کے انکار میں سعی بلیغ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی رد اور مذمت میں بہت اصرار کرتے ہیں ......... مگر جاہ و رفعت سے محبت ہونے کی وجہ سے صوفیہ کی اہانت پر اتفاق کرتے ہیں ۔ آپس میں نفاق و عداوت رکھنے کے باوجود فرقہ صوفیہ کو اہانت دینے میں ان سب کا اتفاق نظر آتا ہے ۔

ان کے علاوہ بھی اس فرقہ کی چند شاخیں موجود ہیں جو خود کو امامیہ کہتے ہیں ۔ ان میں نصیریہ ، حیدریہ ، اسماعیلیہ ، اثنا عشریہ ، زیدیہ اور باطنیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں ۔ زین العابدین شیروانی کے نزدیک یہ مسلک اٹھارہ فرقوں پر مشتمل ہے ۔

اسی طرح اہل سنت و الجماعت کے بھی چار معروف مذاہب ہیں جو اپنے مابین لاتعداد مسائل میں اختلافات رکھتے ہیں یہ چار مذاہب شافعی ، حنفی ، مالکی اور حنبلی کہلاتے ہیں ۔ اکثر اسلامی ممالک میں جہاں حنفی فقہ کے پیروکار ہیں وہ بھی بریلوی اور دیوبندی مکاتب فکر میں بٹے ہوئے ہیں ۔ ایسا ہی ایک مسلک اہل حدیث ہے جو غیر تقلیدی مسلک ہے اس کے اندر بھی ایک سے زیادہ شاخیں پائی جاتی ہیں ۔

قطب الاصفیاء حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ چہل مجالس میں ایک افسوسناک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شہر مرو میں دو گروہ آباد تھے یعنی شافعی اور حنفی ۔ ایک دفعہ تعصب کی وجہ سے دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور بدقسمتی سے فریقین میں سے چھ ہزار افراد مارے گئے ۔

(مراۃ الاسرار ص ۲۸۱)

بدقسمتی سے موجودہ دور میں اسلام کے مختلف مسالک کے درمیان تعصب اور عداوت کا سلسلہ جاری ہے ۔ ایک دوسرے کے علماء کو قتل کیا جاتا ہے اور اخبار پڑھ کر دل کو سخت دکھ ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعصب سے محفوظ رکھے اور صلح کل سے شرفیاب بنا دے ۔

ان واقعات اور حقائق کے تذکرے سے مسالک اسلام پر قدغن لگانا منشاء نہیں ہے ۔ اسلام ایک خوشنما چمن ہے اور تمام مسالک اس کے کھلے ہوئے رنگارنگ کی طرح ہیں اور ان سب کے وجود سے ہی اس چمن کی زیب و زینت کا سامان فراہم ہوتا ہے لیکن اسلام میں کسی بھی اہل قبلہ کو مشرک اور کافر کہنا جائز نہیں ہے ۔

## حق کی کسوٹی

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنی بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اس کے بعد اس کے متصل کا زمانہ اور اس کے بعد اس کے متصل کا زمانہ ۔ اس کے بعد کذب ظاہر ہو جائے گا ۔ عقل و دانش والوں کے لئے یہی نکتہ جان لینا کافی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ کیوں کر بہتر ہے اور پھر اس زمانہ کی جو شریعت تھی اس کا کیا مقام ہے؟ اور اس زمانہ کے اصول و فروع میں موجود استحکام کو کیوں کر بحال رکھا جا سکتا ہے ۔ چنانچہ اس غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ اس زرین حقیقت کے مدعی ہیں آپ فرماتے ہیں انا مامور برفع البدع عن الشریعۃ

المحمدیہ واحیامافی زمانہ
(الفقہ الاحوط باب النکاح)

یعنی میں شریعت محمدیہ سے بدعتوں کو دور کرنے اور خود شارع علیہ السلام کے زمانے میں رائج احکام کو زندہ کرنے پر مامور ہوں یہ حقیقت ہے کہ امتوں میں اختلافات اور مناقشات کی بنیادی وجہ شریعت محمدی میں بدعتوں کی آمیزش ہے۔ ورنہ شریعت اور دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں مکمل ہو چکا تھا۔ لہذا ضرورت اسی بات کی ہے کہ دین میں عقائد اور نظریات کے درست اور مستند پہلو کو اختیار کیا جائے تو بغیر کسی کمی و بیشی کے جو کچھ شارع علیہ السلام کے دور میں رائج تھا اسی کو اصول و فروع دین کے طور پر اپنایا جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کے اندر بدعتوں کی آمیزش سے پیدا ہونے والے

خلفشار کا خاتمہ ہوگا اور عالم اسلام ایک پلیٹ فارم پر جمع نظر آئے گا۔

غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے جو کارنامہ رفع بدعت کا سرانجام دیا ہے وہ رہتی دنیا تک آپ کا شہکار کھاجائے گا کیونکہ آپ بڑے وسیع النظر اور مشرب صلح کل کے داعی ہونے کے ساتھ ساتھ عالم ربانی اور عارف صمدانی تھے۔ آپ کے نزدیک ہر وہ شخص مسلمان ہے جو روبقبلہ ہو کر نماز قائم کرتا ہو اور یہ کہ ہر وہ شخص مؤمن ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ آپ نے کسی بھی اہل قبلہ کو کفر و شرک سے منسوب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

## وراثت اہل صفہ

احیائے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم ہیرو غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ سلسلہ الذہب الصوفیہ کے مرشدین تصوف میں سے تھے۔ اہل تصوف نے اپنا عظیم روحانی ورثہ اصحاب صفہ سے حاصل کیا ہے۔ اصحاب صفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں اہل بیت کے بعد عزیز ترین جماعت تھی۔ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک ایسی جماعت موجود تھی جو فقر و زہد، توکل و تجرید میں منہمک تھی۔ ان میں سے کوئی شخص ذکر و فکر کے بغیر کوئی دوسرا کام یا کسب نہیں کرتا تھا۔ مسجد نبوی کے اندر ایک چبوترے پر سکونت پذیر یہ اللہ کی جماعت تھی جسے اہل صفہ کہا جاتا ہے۔ ان کی صفائے باطن کی بدولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کمال عقیدت واحترام تھا۔ ان کا اعتقاد اخلاص پر مبنی تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض نبوت سے برابر بہرہ ور ہوتے تھے۔

حضرت علاؤ الدولہ سمنانی العروۃ میں لکھتے ہیں کہ اصحاب صفہ رجال اللہ میں سے ایک گروہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور فیض صحبت سے مستفیض ہوتے تھے اور حضرت حذیفہ یمانی کے سوا کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا۔ اصفیاء عظام فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ ان مخفی علوم اور باطنی امور سے نابلد نہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے معراج کی شب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راز و نیاز میں آگاہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ستر ہزار رموز استبصار کرنے کے علاوہ پینتیس ہزار پوشیدہ اسرار سے بھی آگاہ فرمایا۔

ان اصحاب صفہ کے سرخیل حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت عمار یاسرؓ، حضرت حذیفہ یمانی، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت مقداد اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ وغیرہ تھے اور سب کے سب آدم الاولیاء، مولائے متقیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جاں نثار تھے۔ پس مذہب صوفیہ انہی اصحاب ذی وقار کی روایت کا تسلسل ہے۔ اور مولائے متقیان علی ابن ابی طالب کے وسیلے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک دامن سے متمسک ہے۔

## تعارف صوفیہ

ان تصریحات کے بعد مذہب صوفیہ کی تصریح اور تعارف ضروری سمجھتا ہوں۔ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے شریعت محمدیہ کو بدعتوں سے پاک کرنے کی تحریک چلائی اور رفع اختلاف کے عظیم مشن کے ذریعے عالم اسلام کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی گراں قدر خدمت بھی سرانجام دی۔ اور آپ نے یہ سختی سے محسوس کیا کہ اصحاب صفہ کی اقتدا سے ہی دین اسلام میں سر اٹھانے والی بدعتوں کا تدارک ممکن ہے۔ اس لئے آپ نے اہل اسلام کو

شرک وبدعت اور افراط وتفریط سے پاک مذہب صوفیہ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ ان مذھبی الصوفیہ ---- الخ میرا مذہب صوفیہ ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ صوفیہ کا مذہب سیدھی ترازو ہے اور حق اور یقین کی راہ ہے جس میں کوئی غلو، کمی، نقصان، زیادتی اور افراط وتفریط نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے زمانے میں (زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) تھا جس کے متعلق بھلائی کی شہادت دی جاچکی ہے۔ لیکن اکثر لوگ شعور نہیں رکھتے اور ان بیماریوں میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ انہوں نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں اور بعض نے بعض پر بڑے بڑے بہتان لگائے۔ بعض نے نبی آخر الزمان کی آل، آپؐ کے صحابہ اور آپؐ کی ازواج اور ان کے بعد کے عارفوں کے متعلق محبت اور عداوت میں غلو اختیار کیا۔ اور استقامت واعتدال کی راہ چھوڑ دی ان میں سے بعض نے مجذوب ابدالوں کے اقوال اور ان کے معذورات اور افعال کا مقصد جانے بغیر انہیں اپنے لئے دلیل بناتے ہوئے ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا اور ان کو زندیق، حلولی، ملحد، کافر اور بدعتی ہونے کا الزام لگایا اور انہیں بہت سی تکالیف دیں۔

## نوربخشیہ کی تعریف

نوربخشیہ اس فقہی ومسلکی روش کا نام ہے جس کو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرون اولیٰ کے صحابہ کرام کے اصولی وفروعی صورتوں سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رائج شریعت محمدیہ ہو بہو سلسلہ ذھب کے جملہ بزرگان دین، اہل کرامات اولیاء کرام اور ائمہ عظام علیہم السلام کے منور سینوں میں یکے بعد دیگرے یداً بیداً منتقل ہوئی۔ جب وہ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کے خزانہ علم اور سینہ منور میں پہنچی تو انہوں نے ایک اشارہ غیبی کے تحت اپنے سینہ علم وعرفان سے اسے صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس اشارہ غیبی کا اظہار اپنی فقہی کتاب "الفقہ الاحوط" میں یوں فرمایا ہے۔

ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ ---- الخ ترجمہ۔ اللہ پاک نے مجھے اس بات کی توفیق دی ہے کہ میں پہلے پہل اس امت کے آپس میں موجود فروعی اختلافات کو دور کروں اور محمدی شریعت کو کسی قسم کی کمی یا اضافے کے بغیر اس طرح بیان کروں جس طرح سے یہ شریعت خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں رائج تھی اور دوسری بار سب امتوں اور تمام دنیا والوں کے آپس میں موجود اصولی اختلاف کو دور کردوں۔

اس سے واضح ہوگیا کہ مسلک نوربخشیہ کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ دین اسلام کی صورت اصلی کا دوسرا نام ہے۔ البتہ نوربخشیہ کو ایک تحریک کہا جاسکتا ہے اور یہ تحریک دین اسلام کو بدعتوں سے پاک کرکے اس کی اصلی صورت میں پیش کرنے کی تھی۔ جہاں تک اس نام کا تعلق ہے یہ ایک نسبتی نام ہے جو غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ سے نسبت کی وجہ سے پڑگیا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح امام ابوحنیفہؒ کے ماننے والوں کو حنفی، امام محمد ادریس شافعیؒ کے فقہی مسلک کو ماننے والوں کو شافعی، فقہ امام مالک بن انس کے پیروکاروں کو مالکی، فقہ امام احمد بن حنبل کے ماننے والوں کو حنبلی اور فقہ محمد بن جعفر طوسی پر عمل کرنے والوں کو جعفریہ کہتے ہیں۔

(جاری ہے)

## قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں مگر کچھ ناگزیر حالات کی وجہ سے اب تک مستقل خریدار نہیں بن سکا تھا۔ اب مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں مہربانی رسالہ باقاعدگی سے ارسال کریں۔

بشارت حسن ڈوغنی

رسالہ تسلسل کے ساتھ شائع کرنے کا شکریہ۔ میرا خط شائع ہوا تھا مضمون بھی شائع کردیں۔ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کے حالات زندگی پر بھی کوئی عالم دین قلم اٹھائے تو ملت نوربخشیہ کے لئے بہت مفید ہوگا۔

نوری کوروی

# شاہ ہمدان کے سیاسی نظریات

اس زمانہ میں پوری مسلم دنیا میں تصوف اور سیاست دونوں کی شوراشوری تھی۔ بعض ممالک میں سیاست اور تصوف سیاست حکومت اور فقہی مسائل نے ایک عجیب انداز اختیار کر لیا تھا اور یہ ذہنی اور سیاسی خلفشار باہمی جھگڑوں کی وجہ بنتی تھی۔ اس دور کی مسلم حکومتوں میں ایک بنیادی نقص یہ تھا کہ ان میں وراثت کا کوئی مسلم قانون نہیں تھا۔ ہر حکمران اپنی طاقت سے اپنا لوہا منوا لیتا تھا۔ حکمران کی وفات کے بعد جنگ و جدل شروع ہو جاتا تھا۔ طاقت کا یہ بے جا استعمال سلطنت کی جڑیں کھوکھلی کرتا تھا۔ ہر اسلامی ملک جلد یا بدیر ایسے امور و مسائل میں الجھ جاتا تھا۔ پھر ان کے ہاں فقہی اور فلسفیانہ مسائل نے امت کو منتشر خیالی میں مبتلا کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ تھا کہ ہر مسلم ملک انتشار و خلفشار میں رہ رہا تھا۔ جس ملک کا حاکم طاقت ور ہوتا وہ اپنی مرضی و منشا سے حکومت کر لیتا۔ ورنہ ہر جگہ بے چینی اور بے قراری رہتی تھی۔

حضرت شاہ ہمدانؒ ایک بزرگ کامل تھے۔ آپ اسرار شریعت کے راہبر اور اجتہاد و بصیرت کا چراغ تھے اور یہ جانتے تھے کہ اسلام کیا ہے؟ اور قرآن حکیم اور احادیث نبویؐ کی روح اور مفہوم کیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو اپنی تعلیمات و نظریات۔ حق کی اساس بلاشبہ توحید اور رسالت تھی، سے آگاہ کیا اور کہا کہ عدل سیکھو۔ تزکیہ نفس اور قناعت و توکل کو شعار بناؤ۔ کمزوروں اور غلاموں کی مدد کرو۔ آپ اس ضمن میں کئی کتب و رسائل لکھے۔ ان سب کی روح اسلامی ہے بلکہ اگر ہم اس دور میں ان کی کوششوں کو اجتہادی یا اسلامی فکر کی جدید تشکیل کہیں تو غلط نہ ہوگا۔

آپ نے سیاست دانوں اور اہل تصوف دونوں کی رہنمائی کے لئے قلمی جہاد کیا۔ رسالہ "دہ قاعدہ" میں ان لوگوں کی رہنمائی کی ہے جو "دیدار الٰہی" کے طالب اور خواہش مند ہیں اور اس میں جو اصول وضع کئے ہیں ان میں توبہ۔ زہد۔ توکل۔ قناعت۔ عزلت۔ ذکر۔ توحید۔ صبر۔ مراقبہ اور رضا شامل ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ایسا کرنے سے انسان کی ظاہری و باطنی شخصیت میں نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔

چونکہ اس دور میں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اہل تصوف کا اہل اقتدار و اختیار پر اثر و رسوخ تھا اس لئے آپ نے ان بزرگوں کی پہچان کی نشانیاں بھی بتائی ہیں تاکہ عوام یہ جان سکیں کہ حکمرانوں کے مشیر کون ہیں؟

"رسالہ درویشیہ" میں بھی تصفیہ باطن اور اخلاص فی العمل کا درس ہے۔ ان کتب کے تالیف کرنے کا مقصد اولیٰ یہی تھا کہ ایک انسان ظاہری اور باطنی دونوں طور سے اعلیٰ اخلاق کا حامل بن جائے کیونکہ جو معاشرہ بااخلاق افراد کا حامل ہوتا ہے وہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کا ایک نظریہ یہ ہے کہ

کوچہ فقر کے راہرو نفس و شیطان کا دھوکہ نہ کھائیں اور اپنی معمولی یا غیر معمولی کامیابیوں پر نہ اترائیں۔ عیب۔ غرور۔ بخل۔ غصہ۔ حرص اور حسد امراض قلب ہیں اور ان کے حامل ترقی نہیں پا سکتے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میرے عزیز! اس عہد کے کئی پیر اور مشائخ شیاطین کی راہ پر گامزن ہیں اور اپنے آپ کو "سلاطین فقیر" کا نام دیئے ہوئے ہیں۔ اولیاء اللہ اور ارباب یقین کی نقالی سے ان کو وہ درجہ نہیں مل سکتا۔ یہ لوگ اپنے الحاد و فسق فجور۔ رقص و سرور اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تحت سب کا احتساب کریں۔ قیامت کے دن یہ لوگ برائیوں اور گمراہیوں کو نہ روکنے کے جرم میں ماخوذ ہوں گے۔

میرے عزیز!

افسوس کہ سلاطین۔ حکام اور نام نہاد علماء کو ترویج دین سے کوئی واسطہ نہیں رہا۔ یہ خود دین سے بے بہرہ ہیں اور مذکورہ درویشوں کی طرح اکل حرام۔ لہو و لعب۔ شر و نفس۔

امور شیطانی حرص و ہوا اور زخارف دنیوی کے دلدادہ ہیں۔ حکام و سلاطین الاماشاء اللہ فاسق و فاجر افراد کی صحبت کے طالب ہیں۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

اور مخلوق خداوندی کے ساتھ ظلم و ناانصافی کرنے کے نتیجے میں سخت دل ہو چکے ہیں۔

میرے عزیزا

"جب عالم۔ مشائخ۔ حکام و سلاطین اور علما نے شرع محمدیؐ سے منہ موڑ رکھا ہے تو سوائے افسوس کے ہم کیا کہیں؟ اہل اللہ اور ارباب قلوب مذکورہ گروہوں سے اپنے انتساب کو باعث عار جانتے ہیں اور اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے کہ اصلاح احوال کر سکیں۔

حضرت شاہ ہمدانؒ کا نظریہ ہے کہ طاعت خداوندی اور پیروی نفس میں اشتراک اور نباہنا ممکن ہے۔

امام غزالی کی مانند حضرت شاہ ہمدانؒ نے بھی دنیا کی سیاحت کی تھی بلکہ آپ نے تین بار دنیا کا سفر کیا تھا۔ اس سیاحت کے دوران آپ نے ہر ملک کے سماجی۔ سیاسی اور معاشی کے حالات کا جائزہ بھی لیا اور مذہبی اقدار و روایات کو بھی دیکھا اور جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ وہ دور تھا جب امیر تیمور کے حملوں سے ایشیا جل رہا تھا۔ اور یورپ بھی اس حکمران سے لرزاں تھا حضرت شاہ ہمدان نے ایران کو بھی جلتے دیکھا اور ہندوستان کو بھی بلاد اسلامیہ بھی ان کے سامنے ریزہ ریزہ ہوئی اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام غزالی کو بھی کچھ ایسا ہی ماحول میسر آیا تھا۔ اس وقت خلافت عباسیہ میں ضعف آ چکا تھا اور وہ بڑی سرعت سے زوال پذیر تھی۔ مسلم معاشرہ فقہی گروہ بندیوں کی کشمکش سے دوچار تھا۔ پھر اسی زمانہ سے صلیبی جنگوں کا بھی آغاز ہوا تھا۔ مگر تصوف بھی اسی زمانہ میں پھیل رہا تھا۔ اور یونانی فلسفہ کے زیر اثر قوتوں کا ظہور ہو رہا تھا۔ امام غزالی نے دہریت۔ طبیعت اور الہیت کے نام دیئے ہیں۔ اور پھر اس کی رو میں آپ نے اپنی مشہور کتاب "تہافہ الفلاسفہ" لکھی تھی۔ ان کے نزدیک ایک فلسفی دین کے لئے خطرہ ہے کیونکہ وہ شریعت اور اس کی حدود کا احترام نہیں کرتے۔ یہ وہی زمانہ ہے جب بغداد میں نظام الملک طوسی کے مدرسہ نظامیہ کا چرچا تھا۔ تاریخ کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ حضرت شاہ ہمدانؒ کو مدتوں بعد ایسے ہی حالات اور کشمکش کا سامنا ہوا اور انہوں نے "ذخیرۃ الملوک" کو ضبط تحریر میں لایا۔

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر کے بقول۔

"اس تحریر کا یہ مقصد تھا کہ شخصی حکمرانوں کو تقویٰ۔ پارسائی اور پاک بازی سکھائی جائے۔ اس غرض سے سید ہمدانی، تہدید و وعید کے لئے مختلف روایات لائے ہیں۔ آپ چاہتے تھے کہ حکمران طبقہ محض ذاتی آسائشوں میں مگن نہ رہے۔ اس لئے آپ نے انہیں عذاب قبر سے خوف دلانے کے ساتھ ساتھ چنگ و رباب کی بھی مذمت کی ہے۔ اگر ہم یہ ذہن نشین کر لیں کہ ہر زمانہ اپنی خاص اقدار رکھتا ہے۔ اس کے مخصوص تقاضے ہوتے ہیں تو ذخیرۃ الملوک ایک گرانمایہ ادبی شاہپارہ ہے۔

ہماری دانست میں حضرت شاہ ہمدانؒ نے امام غزالی کی فکری و نظری تحریک کو آگے بڑھایا ہے اور یہ حقیقت ہے۔ امام غزالی نے امام کے وہی اوصاف گنائے ہیں جو اس سے قبل الماوردی بیان کر چکا ہے۔ تاہم بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر انہوں نے الماوردی کے اصولوں میں تبدیلیاں کی ہیں۔ جہاد کے لئے ہمت و شجاعت کا ایک ہونا خلیفہ کے لئے ایک بنیادی وصف سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن غزالی کے عہد میں مستظہر باللہ ۴۸۷ ہجری مطابق ۱۰۹۴ء تا ۵۱۲ ہجری بمطابق ۱۱۱۸ ہجری عباسی خلیفہ تھا۔ سترہ سال کی عمر میں زمام حکومت اس کے ہاتھ میں آگئی تھی۔ اس کے مقابلہ میں سلاجقہ کی طاقت ور حکومت قائم تھی۔ امام غزالی سلاطین کو خود مختار۔ خود سر فرماں روا کے مانند نہیں بلکہ خلیفہ کے مطیع و فرمانروا کی حیثیت سے دیکھنا چاہتا ہے۔

حضرت شاہ ہمدانؒ نے ذخیرہ الملوک، میں معرفت الہی۔ دین حقانی اور امر و نواہی کا بیان کیا ہے اور شاہوں کو فرائض انسانی اور لوازم جہاں بانی و آئین حکمرانی کے گر بتاتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ذخیرۃ الملوک میں بیان کردہ سیاسی نظریہ کی وضاحت کی جائے یہاں پر حضرت شاہ ہمدانؒ کی ایک اور تصنیف کا ذکر بے محل نہ ہو گا۔ یہ کتاب الفتوۃ ہے۔ اس میں جوانوں کو ہمت و شجاعت کا درس دیا گیا ہے۔ اسلامی دنیا میں تحریک فتوت بہت پرانی ہے۔ یہ ایک اخلاقی اور نیم عسکری تحریک ہے۔ جسکا مقصد باطنی اور ظاہری طاقت و شجاعت حاصل کرنا تھا۔ اس تحریک کا آغاز آنحضرتؐ سے کیا جاتا ہے۔

ہماری نظر میں علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کی جس شجاعت و شوکت کو بیان کیا ہے یا وہ اپنے آئیڈیل انسان میں شجاعت دکھاتے ہیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ان کے پیش نظر بھی تحریک فتوت رہی۔

# آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو بھیجے گئے منتخب سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے کے لئے منتخب کئے گئے سوالات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

## سوالات

سوال نمبر۱۔ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کی رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق روزہ رکھتے ہیں اور عید بھی مناتے ہیں کیا ایسا کرنا ہمارے لئے درست ہے؟

سوال نمبر۲۔ کیا دعائے استفتاح فرض نمازوں کی طرح مسنون نمازوں کی نیتوں کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے؟

سوال نمبر۳۔ نماز تراویح کی ہر پہلی رکعت میں سورہ تکاثر سے سورہ تبت یدا تک دس سورتیں پڑھی جاتی ہیں اور ہر دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ کیا ایسا کرنا ضروری ہے

سائل غلام محمد ولد غلام علی ساکن چوکیال ضلع کرگل

سوال نمبر۴۔ نوجوان لڑکی کی رضامندی کے بغیر اگر والدین زبردستی اس کو کسی ایسے شخص کے عقد زوجیت میں دے دے جو اسے ہرگز پسند نہیں مگر وہ خوف کے مارے بے بس ہے۔ ایسا نکاح کیسا ہے؟

سوال نمبر۵۔ کیا متعہ روا ہے؟

سوال نمبر۶۔ متعہ کے نتیجے میں اگر بچہ جنم لے تو کیا ہوگا

سائل ابراہیم علی شاہین بلد انگ نوبرا انڈیا

سوال نمبر۷۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اختتام خطبہ پر پہنچے اور نماز جمعہ کی اجتماعی ادائیگی اس نے کی تو کیا خطبہ سننے کا موقع نہ ملنے پر اس کی نماز جمعہ ہو جائے گی؟

سوال نمبر۸۔ دو مکاتب فکر والے ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ کیا ایک مکتب فکر والوں کی اذان دوسرے مکتب فکر والوں کے لئے بھی کافی ہوگی یا وہ اپنی الگ اذان دیں گے؟

سوال نمبر۹۔ کیا پل کی لکڑی مسجد کی تعمیر میں استعمال کی جا سکتی ہے؟ سوال کنندگان
۱۔ غلام محمد صوفی چیشی نوبرا انڈیا
۲۔ غلام قادر چیشی نوبرا انڈیا

## جوابات

جواب نمبر۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
چونکہ کرگل اور بلتستان کے طلوع آفتاب اور اوقات غروب آفتاب میں کوئی خاص فرق نہیں ہے لہذا کرگل کے نوربخشی مسلمان پاکستان کی رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔

جواب نمبر۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
دعائے استفتاح کا پڑھنا نیت نماز کے بعد ایک مسنون عمل ہے یہ عام طور پر فرض نمازوں کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی نماز گزار مسنون نمازوں کی نیتوں کے بعد بھی دعائے استفتاح پڑھتا ہو تو یہ شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

جواب نمبر۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
نماز تراویح چونکہ عام نوافل کی طرح بھی اس کی بجاآوری شرعاً درست ہے ..اس طرح سے آپ
ہر پہلی رکعت میں سورہ تکاثر سے تبت یداتک کے بجائے سورہ اعلیٰ سے سورہ تکاثر تک دس سورتیں پڑھیں اور ہر دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں تو بھی درست ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے۔ آپ اپنی سہولت کے مطابق جو طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہوں کرلیں آپ کی نماز تراویح شرعاً درست قرار پائے گی۔ مذکورہ مخصوص طریقہ ضروری نہیں ہے۔

جواب نمبر۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
دوشیزہ کو جو بالغہ اور عاقلہ ہو اس کی مرضی اور چاہت کے بغیر والدین کی طرف سے جبرو اکراہ کے طور پر کسی کے نکاح میں دے دینا شرعاً ظلم قرار پاتا ہے۔ نکاح کے لئے لڑکا اور لڑکی دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ زبردستی نکاح کا مرحلہ طے کرنا انجام کے لحاظ سے عام طور بھیانک ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا ایسا رویہ اختیار کرنا مؤمن مسلمان والدین کے لئے قابل مذمت ہے۔ اس قسم کا سوال سابقہ شماروں میں بھی غالباً گزر چکا ہے۔

جواب نمبر۵،۶ جوابات مجموعہ شریعت محمدیہ "الفقہ الاحوط" کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

(ادارہ)

جواب نمبر۸۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اگر کسی نماز گزار کو خطبہ جمعہ کی سماعت کا موقع نہ ملے اور وہ نماز جمعہ میں حاضر ہوسکے تو اس کی نماز جمعہ شرعاً درست ہوگی۔

جواب نمبر۹۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اگر کہیں ایسی صورت حال ہو تو دونوں مکاتب فکر والے اپنی اپنی نمازوں کی طرح اپنی اپنی اذان بھی دیا کرے۔ ایک کی اذان دوسرے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

جواب نمبر۷۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
پل کی تعمیر کے لئے وقف شدہ لکڑی مسجد کی تعمیر میں استعمال کی جاتی ہے کیونکہ دونوں کار خیر ہیں اور فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتے ہیں۔

## قارئین سے مکرر التماس

جیسا کہ گزشتہ شماروں میں ہم قارئین کرام سے عرض کرچکے ہیں کہ مجموعہ شریعت محمدیہ "الفقہ الاحوط" اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو کر عام دستیاب ہے۔ ہر فرد نوربخشی کا بنیادی مذہبی فریضہ ہے کہ وہ فقہ شریف کو خرید کو اپنے گھر میں دستیاب رکھے اور تمام مسائل کا ترتیب وار مطالعہ کرنے کے علاوہ وقتاً فوقتاً پیش آنے والے مسائل کا حل بھی فقہ شریف میں ڈھونڈیں البتہ اگر کوئی مسئلہ وضاحت طلب ہو یا قاری کی سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس کے حل کے لئے علامہ صاحب سے ضرور رجوع فرمائیں۔ جن مسائل کا جواب فقہ شریف میں واضح طور پر مندرج ہیں ان کے بارے میں سوالات بھیجنا غیر ضروری اور وقت کے ضیاع کے زمرے میں آتا ہے۔ لہٰذا ایسے سوالات کو آئندہ شامل اشاعت نہیں کیا جائے گا۔

(ادارہ)

## بقیہ۔ قارئین کے خطوط

چند سوالات ارسال خدمت ہیں نوائے صوفیہ میں شائع فرما کر ہماری تسلی کرائیں۔

حوالدار محمد حسن شگری اور ساتھی

نوائے صوفیہ اب تک اوروں سے لے کر پڑھتا تھا اب خود بھی مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ رسالہ بہت دلچسپ اور معیاری ہے۔ ڈاکٹر غازی صاحب، بوا رستم علی صاحب اور علامہ صاحب کے مضامین بہت مفید ہیں۔

غلام محمد

# دنیائے تصوف کی خبریں

ہومیوڈاکٹر ایم - اے شاہد

## مدرسہ شاہ مردان سکردو میں جلسہ

۲۳ مئی کو شاہ مردان یوتھ فیڈریشن صوفیہ نوربخشیہ حیدرآباد (کھلاٹوق) سکردو کے زیر اہتمام مدرسہ شاہ مردان کے طلباء و طالبات کے سہ ماہی امتحان کے نتائج کے موقع پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مدرسے کے طلباء و طالبات اور دیگر مہمانوں کے علاوہ عوام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جس کی صدارت جناب مولانا محمد عارف صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب بوا سیف اللہ صاحب جلوہ افروز تھے۔ جلسے کا آغاز مدرسے کے طالبعلم محمد علی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تنظیم کے صدر جناب غلام عباس صاحب نے مدرسے کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں علم کی اہمیت پر زور دیا۔ آخر میں صدر جلسہ جناب علامہ عارف حسین صاحب نے دینی مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج سے دو سو سال قبل پورا سکردو نوربخشی آبادی پر مشتمل تھا مگر دینی مدارس کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے لوگ اپنا مسلک تبدیل کر گئے خدا کے فضل سے اس وقت اہل نوربخشیہ آبادی کے لحاظ سے سکردو میں دوسرے نمبر پر ہے۔ جلسے کے آخر میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

غلام مہدی کوروی
سکریٹری نشرواشاعت

## گونمایار خپلو میں این وائی ایف کا قیام

مورخہ ۱۲ مارچ کو محلہ گونمایار خپلو میں جناب مولانا غلام رسول خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے زیر صدارت اس محلے کے نوجوانوں نے این وائی ایف یونٹ کا قیام عمل میں لایا جس کا مقصد مذہب حقہ کو متحد کرنا اور درپیش مسائل کو حل کرنا ہے۔ درج ذیل عہدیداروں نے حلف اٹھایا۔

رجب علی - صدر
سلمان علی - جنرل سکریٹری
خالد احمد - نائب صدر
نثار حسین - ڈپٹی جنرل سکریٹری
نظیر احمد - فنانس سکریٹری
مجید اقبال - سوشل سکریٹری
شجاعت علی - سکریٹری نشرواشاعت
سجاد علی - رابطہ سکریٹری

## بلتغری تھلے میں سہ روزہ محفل اعتکاف

پچھلے ماہ بلتغری تھلے میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے اخوند حسن صاحب خصوصی طور پر خپلو سے تشریف لائے تھے۔ ان کی سرپرستی میں پچیس افراد نے اس محفل اعتکاف میں حصہ لیا۔ آخری دن تھلے کے تمام علماء کرام جمع ہوئے اور یہ محفل ایک پر رونق جلسے کی شکل اختیار کر گئی۔ جلسے میں مولانا غلام حسین نورانی صاحب نے عصر حاضر میں صوفیہ نوربخشیہ کو درپیش مسائل اور نوجوانوں کے فرائض پر اظہار خیال کیا۔ مولانا عبدالسلام نے دین حقہ کی ترقی کیلئے دعا کی۔ اس طرح یہ مجلس اختتام کو پہنچا۔

عارف حسین ترابی
نمائندہ نوائے صوفیہ تھلے

## علمائے نوربخشیہ سے اپیل

قرآن حکیم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

اتحاد و اتفاق کے واضح احکامات موجود ہیں ۔ لیکن تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ارشادات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اہل اسلام بہت سے مصائب اور شدائد کا شکار ہوئے ہیں ۔ میری علمائے نوربخشیہ سے اپیل ہے کہ وہ اپنے درمیان موجود دشمنان دین کو پہچانتے ہوئے اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں۔

علی حسین شگری محمود آباد کراچی

## تعزیتی اجلاس

پچھلے ماہ ریاض سعودی عرب میں مقیم ڈاکٹر محمد سلیم روزی صاحب نے اپنے چچا مرحوم حسن خان صاحب کی روح کے ایصال ثواب کے لئے ایک پروقار محفل قرآن خوانی کا اہتمام کیا جس میں ریاض میں مقیم ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ مرحوم حسن خان صاحب نوربخشیہ کے محسن ٹھیکیدار روزی صاحب کے بھائی تھے ۔ ٹھیکیدار روزی مرحوم نے ملت نوربخشیہ کے اتحاد کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی ۔ مرحوم نے ۱۹۴۶ء میں تقسیم ہند سے قبل متحدہ ہندوستان میں چند شرپسندوں کی طرف سے نوربخشیہ کو تقسیم کرنے کیلئے تیار کردہ سازش کو ناکام بنایا ۔ انہوں نے تمام ہندوستان میں مقیم ملت صوفیہ نوربخشیہ کے علماء کرام کو جمع کر کے متفقہ طور پر ایک فیصلہ لکھوایا جس پر نوربخشیہ کے تمام علماء کرام نے دستخط کئے اور دشمنوں کی سازش کو ناکام بنایا ٹھیکیدار صاحب نے آزاد کشمیر مسجد صوفیہ نوربخشیہ بنائی اور تمام عمر ملت کی خدمت کرتے رہے ۔ ان کے فرزند ڈاکٹر سلیم روزی نے امسال حج کے دوران تمام بلتی حاجیوں کو فرداً فرداً علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچائیں ۔ وہ ماہنامہ نوائے صوفیہ کے لکھاریوں اور حامیوں میں سے ہیں ۔

حاجی غلام نبی شاہین
ریاض سعودی عرب

## مولانا محمد ابراہیم زائر صاحب کو صدمہ

اہل نوربخشیہ کے معروف عالم دین مولانا محمد ابراہیم زائر صاحب کے برادر محترم گزشتہ دنوں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے تھے ۔ جملہ اہل نوربخشیہ اور بالخصوص ارکان و قارئین ادارہ نوائے صوفیہ نے مولانا صاحب سے اس موقع پر اظہار تعزیت کیا ہے ۔ مولانا صاحب نے بھی نوائے صوفیہ کی وساطت سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کو تعزیتی خطوط اور مراسلے بھیجے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور پسماندگان اور لواحقین کو اس صدمے کو جھیلنے کی ہمت عطا فرمائے ۔

## اہل لداخ کے لئے اطلاع

لداخ میں مقیم صوفیہ نوربخشیہ کے بچوں کے لئے مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں دس سیٹیں مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے داخلہ کی شرائط یہ ہیں ۔
امیدوار کم از کم مڈل پاس ہو ۔
ناظرہ قرآن پڑھا ہوا ہو ۔
صحت مند ہو اور عمر ۱۹ سال سے کم نہ ہو ۔
ان بچوں کے قیام و طعام کا بندوبست مدرسہ شاہ ہمدان کرے گا

لہذا داخلہ کے خواہشمند طلباء اپنی درخواستیں پہلی فرصت میں ارسال کریں اور متعلقہ حکام کو پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کے اجرا کے لئے بھی درخواست دے دیں ۔

منتظم
مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

## بیگم آمنہ ناصر کا سانحہ ارتحال

سیکڑوں طلباء و طالبات کی معلمہ اور معروف مذہبی و سماجی کارکن بیگم آمنہ ناصر جو مرحوم ٹھیکیدار روزی صاحب کی صاحبزادی اور ڈاکٹر سلیم روزی صاحب و محمد کاظم صاحب مقیم سعودی عرب کی ہمشیرہ تھیں گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد مظفر آباد آزاد کشمیر میں انتقال کر گئیں ۔ مرحومہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے غیر معمولی لگاؤ رکھتی تھیں ۔ ان کی وفات پر انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ مظفر آباد کے صدر سجاد حسین بلغاری ، سکریٹری غلام عباس اور تمام کارکنوں نے ان کے شوہر بابو ناصر صاحب سمیت تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے ۔ ادارہ نوائے صوفیہ بھی لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے ۔

# دنیائے تصوف کی خبریں

ہومیو ڈاکٹر ایم - اے شاہد

## مدرسہ شاہ مردان سکردو میں جلسہ

۲۳ مئی کو شاہ مردان یوتھ فیڈریشن صوفیہ نوربخشیہ حیدرآباد (کھلانوق) سکردو کے زیر اہتمام مدرسہ شاہ مردان کے طلباء و طالبات کے سہ ماہی امتحان کے نتائج کے موقع پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مدرسے کے طلباء و طالبات اور دیگر مہمانوں کے علاوہ عوام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جس کی صدارت جناب مولانا محمد عارف صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب بوا سیف اللہ صاحب جلوہ افروز تھے۔ جلسے کا آغاز مدرسے کے طالبعلم محمد علی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تنظیم کے صدر جناب غلام عباس صاحب نے مدرسے کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں علم کی اہمیت پر زور دیا۔ آخر میں صدر جلسہ جناب علامہ عارف حسین صاحب نے دینی مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج سے دو سو سال قبل پورا سکردو نوربخشی آبادی پر مشتمل تھا مگر دینی مدارس کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے لوگ اپنا مسلک تبدیل کر گئے خدا کے فضل سے اس وقت اہل نوربخشیہ آبادی کے لحاظ سے سکردو میں دوسرے نمبر پر ہے۔ جلسے کے آخر میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

غلام مہدی کوروی
سکریٹری نشرو اشاعت

## گونمایار خپلو میں این وائی ایف کا قیام

مورخہ ۱۲ مارچ کو محلہ گونمایار خپلو میں جناب مولانا غلام رسول خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے زیر صدارت اس محلے کے نوجوانوں نے این وائی ایف یونٹ کا قیام عمل میں لایا جس کا مقصد مذہب حقہ کو متحد کرنا اور درپیش مسائل کو حل کرنا ہے۔ درج ذیل عہدیداروں نے حلف اٹھایا۔

رجب علی - صدر
سلمان علی - جنرل سکریٹری
خالد احمد - نائب صدر
نثار حسین - ڈپٹی جنرل سکریٹری
نظیر احمد - فنانس سکریٹری
مجید اقبال - سوشل سکریٹری
شجاعت علی - سکریٹری نشرو اشاعت
سجاد علی - رابطہ سکریٹری

## ہلتغری تھلے میں سہ روزہ محفل اعتکاف

پچھلے ماہ ہلتغری تھلے میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے اخوند حسن صاحب خصوصی طور پر خپلو سے تشریف لائے تھے۔ ان کی سرپرستی میں پچیس افراد نے اس محفل اعتکاف میں حصہ لیا۔ آخری دن تھلے کے تمام علماء کرام جمع ہوئے اور یہ محفل ایک پررونق جلسے کی شکل اختیار کر گئی۔ جلسے میں مولانا غلام حسین نورانی صاحب نے عصر حاضر میں صوفیہ نوربخشیہ کو درپیش مسائل اور نوجوانوں کے فرائض پر اظہار خیال کیا۔ مولانا عبدالسلام نے دین حقہ کی ترقی کیلئے دعا کی۔ اس طرح یہ مجلس اختتام کو پہنچا۔

عارف حسین ترابی
نمائندہ نوائے صوفیہ تھلے

## علمائے نوربخشیہ سے اپیل

قرآن حکیم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

اتحاد و اتفاق کے واضح احکامات موجود ہیں ۔ لیکن تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ارشادات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اہل اسلام بہت سے مصائب اور شدائد کا شکار ہوئے ہیں ۔ میری علمائے نوربخشیہ سے اپیل ہے کہ وہ اپنے درمیان موجود دشمنان دین کو پہچانتے ہوئے اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں ۔

علی حسین شگری محمود آباد کراچی

## تعزیتی اجلاس

پچھلے ماہ ریاض سعودی عرب میں مقیم ڈاکٹر محمد سلیم روزی صاحب نے اپنے چچا مرحوم حسن خان صاحب کی روح کے ایصال ثواب کے لئے ایک پروقار محفل قرآن خوانی کا اہتمام کیا جس میں ریاض میں مقیم ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ مرحوم حسن خان صاحب نوربخشیہ کے محسن ٹھیکیدار روزی صاحب کے بھائی تھے ۔ ٹھیکیدار روزی مرحوم نے ملت نوربخشیہ کے اتحاد کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی ۔ مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں تقسیم ہند سے قبل متحدہ ہندوستان میں چند شرپسندوں کی طرف سے نوربخشیہ کو تقسیم کرنے کیلئے تیار کردہ سازش کو ناکام بنایا ۔ انہوں نے تمام ہندوستان میں مقیم ملت صوفیہ نوربخشیہ کے علماء کرام کو جمع کر کے متفقہ طور پر ایک فیصلہ لکھوایا جس پر نوربخشیہ کے تمام علماء کرام نے دستخط کئے اور دشمنوں کی سازش کو ناکام بنایا ٹھیکیدار صاحب نے آزاد کشمیر مسجد صوفیہ نوربخشیہ بنائی اور تمام عمر ملت کی خدمت کرتے رہے ۔ ان کے فرزند ڈاکٹر سلیم روزی نے امسال حج کے دوران تمام بلتی حاجیوں کو فرداً فرداً علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچائیں ۔ وہ ماہنامہ نوائے صوفیہ کے لکھاریوں اور حامیوں میں سے ہیں ۔

حاجی غلام نبی شاہین
ریاض سعودی عرب

## مولانا محمد ابراہیم زائر صاحب کو صدمہ

اہل نوربخشیہ کے معروف عالم دین مولانا محمد ابراہیم زائر صاحب کے برادر محترم گزشتہ دنوں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے تھے ۔ جملہ اہل نوربخشیہ اور بالخصوص ارکان و قارئین ادارہ نوائے صوفیہ نے مولانا صاحب سے اس موقع پر اظہار تعزیت کیا ہے ۔ مولانا صاحب نے بھی نوائے صوفیہ کی وساطت سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کو تعزیتی خطوط اور مراسلے بھیجے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور پسماندگان اور لواحقین کو اس صدمے کو جھیلنے کی ہمت عطا فرمائے ۔

## اہل لداخ کے لئے اطلاع

لداخ میں مقیم صوفیہ نوربخشیہ کے بچوں کے لئے مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں دس سیٹیں مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

داخلہ کی شرائط یہ ہیں ۔
امیدوار کم از کم مڈل پاس ہو ۔
ناظرہ قرآن پڑھا ہوا ہو ۔
صحت مند ہو اور عمر ۱۹ سال سے کم نہ ہو ۔
ان بچوں کے قیام و طعام کا بندوبست مدرسہ شاہ ہمدان کرے گا

لہذا داخلہ کے خواہشمند طلباء اپنی درخواستیں پہلی فرصت میں ارسال کریں اور متعلقہ حکام کو پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کے اجرا کے لئے بھی درخواست دے دیں ۔

منتظم
مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

## بیگم آمنہ ناصر کا سانحہ ارتحال

سیکڑوں طلباء و طالبات کی معلمہ اور معروف مذہبی و سماجی کارکن بیگم آمنہ ناصر جو مرحوم ٹھیکیدار روزی صاحب کی صاحبزادی اور ڈاکٹر سلیم روزی صاحب و محمد کاظم صاحب مقیم سعودی عرب کی ہمشیرہ تھیں گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد مظفرآباد آزاد کشمیر میں انتقال کر گئیں ۔ مرحومہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے غیر معمولی لگاؤ رکھتی تھیں ۔ ان کی وفات پر انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ مظفرآباد کے صدر سجاد حسین بلغاری، سکریٹری غلام عباس اور تمام کارکنوں نے ان کے شوہر بابو ناصر صاحب سمیت تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے ۔ ادارہ نوائے صوفیہ بھی لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے ۔

## اونٹ کی قربانی

ملت نوربخشیہ میں مفقود رسم کو پھر سے زندہ کرتے ہوئے خادم الملت الحاج محمد حسین درویشی صاحب گزشتہ پانچ برسوں سے کراچی میں منگھوپیر اور منظور کالونی کے علاقے میں اونٹ کی قربانی کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ان علاقوں میں ملت نوربخشیہ کے دیگر افراد نے بھی سنت ابراہیمی بجالانے کے سلسلے میں اونٹ کی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔



عنایت علی شاہد نمائندہ نوائے صوفیہ منگھوپیر کراچی

## اطلاع عام

پچھلے ایک سال سے کینسر، گردے کی پتھری اور دوسرے موذی امراض کے علاج کے سلسلے میں بلتستان بھر سے سیکڑوں خطوط موصول ہوئے۔ ان میں سے اکثر کا بذریعہ ڈاک علاج ممکن نہیں ہو سکا۔ لہذا ہومیو ڈاکٹر ایم۔ اے شاہد صاحب جولائی میں بلتستان آرہے ہیں۔ تمام پیچیدہ اور موذی امراض میں مبتلا مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل پتوں پر رابطہ کریں۔

۱۔ علی موسیٰ صاحب ویلفیئر آفیسر سول ہسپتال سکردو۔

۲۔ غلام عباس میکسرپی خپلو۔

## سید زاہد حسین الموسوی کی وفات حسرت آیات

مسلک نوربخشیہ کے مخلص عالم دین اور سید علی الموسوی کے والد محترم جناب سید زاہد حسین الموسوی گزشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں کھرکوہ میں انتقال کر گئے۔ جناب سید صاحب سیاچن سے کراچی تک کے تمام نوربخشیوں میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کا مقصد حیات سیر و سیاحت، کتب بینی، اور خدمت خلق تھا۔ جہاں کہیں کسی کو کوئی مشکل پیش آتی وہاں خبر گیری کے لئے پہنچ جاتے اور لوگوں کی خوشی و غم میں ہمیشہ شریک ہوتے۔ وہ نہایت سادہ اور درویش منش انسان تھے۔ انہوں نے ہندوستان اور ایران سمیت کئی ممالک کے سفر کئے اور ائمہ اور اولیاء اللہ کے روضہ جات کی زیارت کی۔ ان کے دولت خانے میں نایاب کتب کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے جو ان کی علم دوستی کا مظہر ہے۔ موصوف کو صوفیا کرام کی تعلیمات سے بے حد لگاؤ تھا۔ ان کی وفات سے نوربخشی دنیا ایک صاحب طرز عالم دین سے محروم ہو گیا ہے جو خلوص اور سادگی کا پیکر تھا۔ ادارہ نوائے صوفیہ مرحوم کے فرزند جناب سید علی صاحب اور دیگر پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

## سجاد حسین بلغاری کا اعزاز

مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے ہونہار طالبعلم سجاد حسین بلغاری نے آزاد کشمیر یونیورسٹی سے جیالوجی میں بی ایس سی آنرز فائنل کا امتحان ۵ء۸۰ فیصد نمبر لے کر ٹاپ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور پوری یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن کے ساتھ سلور میڈل حاصل کیا ہے۔ سجاد حسین بلغاری نوائے صوفیہ کے قلمکار اور پرجوش کارکن بھی ہیں۔ نمائندہ نوائے صوفیہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی کامیابی میں ان کے اساتذہ کرام کی توجہ اور ان کی برادر بزرگوار محمد ابراہیم صاحب کے تعاون کو بہت عمل دخل ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ سجاد کو ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ وہ دنیائے علم و سائنس میں مزید کامیابیوں کے جھنڈے گاڑیں گے۔



# آسامیاں خالی ہیں

محکمہ تعلیم شمالی علاقہ جات کے تعلیمی اداروں اور دفتروں کیلئے مندرجہ ذیل عارضی آسامیاں پر کرنے کیلئے شمالی علاقہ جات کے مستقل سکونتی باشندگان اور موزوں قابلیت کے حامل امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام آسامی | بے سکیل | تعداد آسامی | ضلع جہاں آسامی خالی ہے | تعلیمی قابلیت و تجربہ | عمر کی حد | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (۱) | ٹرینڈ انڈر گریجویٹ ٹیچر | 14 | 26 | گلگت = 6، سکردو = 5، دیامر = 6، غذر = 5، گانچھے = 4 | ایف اے / ایف ایس سی سی ٹی | 18 سال | |
| (۲) | سٹینو ٹائپسٹ | 12 | 2 | گلگت | ایف اے / ایف ایس سی مع شارٹ ہینڈ و ٹائپنگ میں رفتار بالترتیب 40/80 الفاظ فی منٹ | 18 سال | |
| (۳) | ڈاٹا انٹری آپریٹر | 12 | 14 | گلگت = 6، سکردو = 2، دیامر = 2، غذر = 2، گانچھے = 2 | حساب، شماریات، فزکس، معاشیات میں بی کی ڈگری مع کمپیوٹر چلانے کی مہارت و تجربہ لازمی ہے | 18 سال | |
| (۴) | میٹرک ٹرینڈ ٹیچر | 9 | 23 | گلگت = 1، دیامر = 12، غذر = 8، گانچھے = 2 | میٹرک پی ٹی سی یا اس کے مساوی تعلیم | 18 سال | |
| (۵) | فزیکل ایجوکیشن ٹیچر | 9 | 54 | گلگت = 10، سکردو = 15، دیامر = 11، غذر = 9، گانچھے = 6 | میٹرک فزیکل ایجوکیشن میں جونیئر ڈپلومہ | 18 سال | |
| (۶) | ڈرائنگ ماسٹر | 9 | 36 | گلگت = 10، سکردو = 8، دیامر = 6، غذر = 4، گانچھے = 8 | میٹرک ڈرائنگ میں ڈپلومہ | 18 سال | |
| (۷) | اورینٹل ٹیچر | 9 | 3 | گلگت = 1، دیامر = 1، گانچھے = 1 | میٹرک و عربی اور اسلامیات پڑھانے کا مصدقہ سرٹیفکیٹ | 18 سال | |
| (۸) | میٹرک ٹرینڈ ٹیچر | 7 | 50 | گلگت = 10، سکردو = 9، دیامر = 13، غذر = 10، گانچھے = 8 | میٹرک پی ٹی سی | 18 سال | |
| (۹) | لیبارٹری اسسٹنٹ | 7 | 28 | گلگت = 9، سکردو = 6، دیامر = 6، غذر = 2، گانچھے = 5 | میٹرک بمعہ سائنس | 18 سال | |
| (۱۰) | یو ڈی سی | 7 | 10 | گلگت = 7، دیامر = 1، غذر = 1، گانچھے = 1 | ایف اے / ایف ایس سی | 18 سال | |
| (۱۱) | ایل ڈی سی | 5 | 13 | گلگت = 9، سکردو = 3، دیامر = 1، گانچھے = 1 | میٹرک و ٹائپنگ میں رفتار 30 الفاظ فی منٹ | 18 سال | |
| (۱۲) | ڈرائیور | 4 | 5 | گلگت = 5 | پرائمری پاس و ڈرائیونگ میں پانچ سالہ تجربہ | 18 سال | |
| (۱۳) | گریڈ ون (چپڑاسی) چوکیدار، سوئیپر وغیرہ | 1 | 139 | گلگت = 40، سکردو = 27، دیامر = 30، غذر = 19، گانچھے = 23 | اچھی صحت کے مالک امیدوار اور سابق فوجیوں اور سکول کی عمارت کیلئے زمین دینے والوں کو ترجیح دی جائیگی | 18 سال | |
| (۱۴) | سیپ سکول ٹیچر | 600/- روپے فکسڈ | 24 | گلگت = 4، سکردو = 8، دیامر = 7، غذر = 4، گانچھے = 1 | میٹرک / پی ٹی سی والوں کو ترجیح دی جائیگی | 18 سال | |
| | کل آسامیاں = | | 424 | | | | |

## دیگر شرائط و ضوابط

(1) تمام آسامیوں کیلئے درخواستیں بمعہ تصدیق شدہ تعلیمی قابلیت / تجربہ، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ اور قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ہمراہ امیدوار اپنے اپنے ضلع میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر ایجوکیشن کے دفتر میں بتاریخ 30 مارچ 1998ء تک جمع کرائیں۔ (2) سرکاری ملازمین اپنے محکمے کے توسط سے درخواستیں ارسال کریں۔ (3) تعلیمی قابلیت و تجربہ کے اصل اسناد ٹیسٹ / انٹرویو کے موقع پر پیش کرنے ہونگے۔ (4) کسی بھی امیدوار کو ٹیسٹ / انٹرویو پر بلانے پر کوئی ٹی اے / ڈی اے نہیں دیا جائیگا۔ (5) نامکمل درخواستیں جو کہ متعلقہ پوسٹ کی شرائط پر پوری نہیں اترتیں بلا اطلاع مسترد کر دی جائیں گی۔ (6) درخواست دہندہ اپنی درخواست میں عہدے کا تعین واضح طور پر کرے۔ (7) امیدوار جنہوں نے پہلے درخواستیں دی ہیں وہ دوبارہ درخواستیں دیں۔ (8) پرائمری سکولوں میں خواتین ٹیچرز کے سلسلے میں خواتین کو ترجیح دی جائیگی۔ فنی آسامیوں کیلئے خواتین بھی درخواستیں دے سکتی ہیں۔

**ڈائریکٹر ایجوکیشن (اکیڈیمکس)**

PID, GLT. 55/98

# قارئین کے خطوط

لیاقت علی خان

ارسال کردہ خط اور جناب علامہ محمد بشیر صاحب کا فوٹو دیکھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ نوائے صوفیہ پڑھ کر خوشی دوبالا ہو گئی۔ آئندہ بھی خط لکھتے رہیے اور رسالے کی ترسیل جاری رکھیں۔ مبلغ تین سو روپے اس خط کے ساتھ ارسال ہیں۔ اس سے قبل بھی کچھ کتابوں کی فرمائش کی تھی۔ ضرور بھیج دیجئے۔ میں نے ایک خط جناب غلام علی حیدری صاحب کے نام لکھا تھا مگر جواب سے محروم رہا۔ ادارہ نوائے صوفیہ کے اراکین اور مدرسہ شاہ ہمدان کے علماء اور طالب علموں کی خدمت میں سلام۔ نیز پاکستان میں مقیم طورتک کے بھائی بہنوں کو سلام۔

محمد علی ولد علی عشوریا

طورتک نوبراہ

جواب۔ ارسال کردہ رقم وصول ہو گئی ہے۔ کتابوں اور کیسٹ کی ترسیل کی کوشش کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

ارسال کردہ مارچ کا رسالہ مئی میں ملا۔ رسالہ دیر سے ملنے کی وجہ سے بے چینی سے انتظار کرنا پڑا۔ لیکن رسالہ ملنے پر ازحد مسرت ہوئی۔ آپ کی طرف سے ارسال کردہ فوٹو ملا جس کی بڑی کاپی بنا کر اپنے گھر میں سجایا ہے۔ کتاب نوربخشیہ اور تحفہ قاسمی دستیاب ہو تو جلد ارسال کریں۔ نیز کتاب عقائد المومنین، تفسیر قرآن اور دعوات صوفیہ ارسال کریں نیز ان کتابوں کو چھپوانے کا اجازت نامہ بھی ارسال کریں۔ نوائے صوفیہ کی وساطت سے قاری شکور علی انور صاحب خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کونوداس گلگت سے عرض ہے کہ تاحال ان کی طرف سے دونوں کتابیں موصول نہیں ہوئیں جن کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ محمد حسین دکاندار ہور چیس اور سید اکبر کاظمی انجنیئر لاہور کو سلام عرض ہے۔ قارئین کے خطوط میں محمد فقیر ولد عبدالرحیم چوکیال نے دراس کے خطے میں نوربخشی آبادی کی جو تفصیل دی ہے اس میں سے کچھ تفصیل غلط ہے اصل اعداد و شمار یوں ہے۔

نوبراہ بقدانگ۔ ۴۸ فیصد

کھربوہ۔ ۱۳۰ میں سے ۹۰ گھرانے

شمشاہ۔ ۴۰ میں سے ۳۳ گھرانے

تھسگام۔ ۱۰۰ فیصد

جسگونڈ سمارٹ۔ ڈندل تھنگ۔ ۴۰ گھرانوں میں سے ۳۵ گھرانے

چوکیال نوکو ڈوکس اور تھرونگس ۹۰ گھرانوں میں سے ۴۳ گھرانے

بھبٹ اور شنگارنڈ ۹ گھرانے۔

ہرنداس خروزوجلا ۱۹ گھرانوں میں سے ۹ گھرانے۔

اس طرح دراس میں ۹۳۰ گھرانوں میں سے ۳۳۰ گھرانے نوربخشی ہیں۔

یہ اعداد و شمار مردم شماری کے نتائج کے مطابق ہیں جو میں نے سرکاری ملازم کی حیثیت سے سرکاری طور پر خود کی تھی۔

ماسٹر حشمت اللہ

شمشاہ دراس

جواب۔ جناب حشمت اللہ صاحب۔ آپ کے خلوص اور صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی کے لئے پیہم جدوجہد کی بدولت دراس کے نوربخشی عوام کو بہت حوصلہ اور شعور ملا ہے۔ ان نیک مساعی کو جاری رکھئے۔ کیسٹوں کی ترسیل کے لئے کوشش کر رہے ہیں

دین حقہ پر اغیار کی تحریری اور تقریری یلغار کے آگے آپ لوگوں نے عزم و استقلال کے ساتھ اہم اشاعتی فریضہ سنبھالا ہوا ہے۔ نوائے صوفیہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ میں ابلاغ کا واحد

ذریعہ ہے۔ ہماری نیک تمنائیں آپ سے وابستہ ہیں۔

ذاکر حسین سرکی
جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج کراچی

رسالے کے شمارہ نمبر ۳۸ کا مطالعہ کیا اور نوائے صوفیہ کے اراکین کے صاحبزادوں کی تصاویر دیکھ کر خوشی ہوئی جنہوں نے امتحانات میں اچھی پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ میں تمام اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اقبال شاکر مجلوی
ڈگری کالج سکردو

آپ لوگ جس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں اس کے مراحل دلچسپی سے طے کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے اور اللہ آپ لوگوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ لوگوں کے قلم کی محنت نے ہندوستان کے نوربخشیوں کو متحد کیا اور گرتے ہوؤں کو سہارا ملا۔ نوائے صوفیہ ہمارے لئے ایسا ہے جیسے اندھے کے لئے آنکھوں کی نعمت۔ آپ نے کتابیں اور رسالے بھیج کر دوری کو قربت سے بدل دیا ہے۔ رسالے میں شائع ہونے والے اہل تصوف کی نورانی تصویریں محبت کا پیغام ثابت ہوتی ہیں۔

یوسف علی گوقپی خپلو

مارچ کا شمارہ پڑھنے کو ملا۔ ذاکر حسین ذاکر صاحب کا سلسلہ مضامین بہت معیاری اور عام فہم ہے۔ عبدالغنی شیخ صاحب کا مضمون "لداخ اور بلتستان کے تعلقات" بھی بہت دلچسپ ہے۔ نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء کے نام اور تصویریں شائع کرنے کا سلسلہ بھی بہت خوب ہے۔ ممبران چھوار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن رسالے کے ساتھ ہر وقت تعاون کرنے کا یقین دلاتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے سکریٹری نشر و اشاعت کو رسالے کا نمائندہ بنایا جائے تاکہ گاؤں کے تمام خواندہ افراد تک یہ پیارا رسالہ پہنچ سکے۔

عبدالحمید خاور
صدر چھوار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن سکردو

جواب۔ آپ کی حسب خواہش غلام عباس صاحب کو رسالے کا نمائندہ مقرر کیا ہے جذبہ تعاون کا شکریہ۔

ہمارے گاؤں میں ایک لائبریری سی ایس او چھوربٹ کے زیر انتظام "سکرچین لائبریری" کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ عرض ہے کہ ہماری لائبریری کے لئے نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کا اجرا کیا جائے۔

حسن دلشاد
سکرچین لائبریری چھوار چھوربٹ

بندہ ناچیز نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں اور ہر مہینے کے پہلے اور دوسرے ہفتے میں انتظار کی گھڑیاں گنتا رہتا ہوں ہر وقت اس رسالے کی نہ بھولنے والی یادوں میں گھرا رہتا ہوں اور ہر نئے شمارے کے مطالعے کی آس سے شکستہ دل کو ڈھارس ملتی ہے۔ لداخ کے اہل صوفیہ نوربخشیہ کو نوائے صوفیہ کی وساطت سے دست بستہ سلام۔

جی این اخلاقی
کوروی سکردو

مدت سے تمنا تھی کہ نوائے صوفیہ کو خط لکھیں۔ ہم اس رسالے کی ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب غلام نبی ڈوئینگ۔ محسن علی۔ محمد حسین۔ جعفر علی۔ زاہد حسین۔ یعقوب علی۔ بشارت حسن۔ محمد ابراہیم۔ اعجاز علی اور ولایت علی۔ گورنمنٹ ہائی سکول چھوغو گرونگ ڈوغونی۔

مجھے خدمت دین و مذہب کا بہت شوق ہے اور آپ کا رسالہ میرے شوق کی تسکین کر رہا ہے۔ منگھوپیر کراچی میں اس رسالے کی ترسیل میں بے قاعدگی دیکھ کر مجھے اپنا نام رضاکارانہ طور پر پیش کرنا پڑا میں کوشش کروں گا کہ اپنا فریضہ ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کروں اور نمائندے کی حیثیت سے مقامی خبریں بھی ارسال کیا کروں گا۔

عنایت علی شاہد کوروی
منگھوپیر کراچی

نوائے صوفیہ کا مارچ کا شمارہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ تمام مضامین خطوط، سوالات و جوابات اور شعرائے کرام کا کلام پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی یہ رسالہ اتحاد بین المسلمین کا

حقیقی علمبردار ہے اور ہر قسم کی نفرت اور تعصب سے پاک ہے۔ اس کا سہرا ڈاکٹر غازی نعیم اور علامہ محمد بشیر جیسے بے داغ کردار کے حامل لوگوں کے سر ہے۔ ڈاکٹر حسین ڈاکر صاحب کا انقلابی کلام لائق صد تحسین ہے۔ رسالے کی وساطت سے جناب عبدالغنی شیخ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنا پتہ ارسال کریں۔ مقبوضہ بلتستان میں مقیم نور بخشیوں کی خدمت میں ہدیہ سلام

علی شاہین بلتستانی
ایس ایم لاکالج کراچی

نوائے صوفیہ کی انتظامیہ کی خدمت میں سلام عرض ہے میں شروع سے ہی نوائے صوفیہ کا قاری ہوں۔ دعا ہے کہ رسالہ روز بروز ترقی کرے ایک سوال ارسال ہے جواب سے نوازیں۔

محمد حسین قادری
ایم اے کراچی

نوائے صوفیہ مذہب صوفیہ کے لئے خصوصاً اور دیگر مذاہب کے لئے عموماً باعث فروغ جذبہ اخوت و برادری ہے۔ بندہ حقیر مرحوم سید حسین صاحب سابق صدر انجمن کا بھانجا ہے اور میں ان کے بعد نماز جمعہ وغیرہ کا اہتمام کرتا ہوں اور موضع تھروگوس میں بھی بحیثیت واعظ خدمات سرانجام دیتا ہوں۔ نوائے صوفیہ میں مضمون برائے اشاعت ارسال کرنا چاہوں تو کیا کرنا چاہئے یہ ایک بے مثال رسالہ ہے اور محتاج تعارف و تعریف نہیں۔ مولائے متقیان علی علیہ السلام مولوی انور کا قابل تعریف مضمون ہے۔ مولوی بشیر صاحب کے جوابات سے مؤمنین کے دینی مسائل حل ہوتے ہیں۔ کرگل کے تمام

مؤمنین کی طرف سے رسالے کی قیمت ارسال کرنے کی کوشش کروں گا۔ میرے لئے کچھ ضروری کتابیں ارسال کریں کیونکہ انجمن کو ارسال کردہ کتابیں لوگوں کی تحویل میں چلی گئی ہیں اور مطالعے کے لئے دستیاب نہیں ہیں۔ مولانا بشیر صاحب، ڈاکٹر غازی صاحب اور دیگر اراکین کی خدمت میں سلام عرض ہے

سید باقر الموسوی
خطیب واعظ جامع مسجد تھگام

دوسری بار نوائے صوفیہ کو خط لکھ رہا ہوں۔ واللہ کیا خوبصورت جریدہ ہے رسالے کے مندرجات پڑھ کر آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔ یہ رسالہ پوری قوم کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ جس میں خطوط اور فقہی مسائل بہت دلچسپ اور انمول ہوتے ہیں۔ ہم نور بخشیوں کو نوائے صوفیہ کی صورت میں اچانک ایک ایسا سہارا ملا ہے جس کی برسوں سے جستجو تھی۔ نوائے صوفیہ کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔ آپ کی جدوجہد سے یہاں کے نور بخشیوں میں جذبہ ایمانی پیدا ہوا ہے۔ آپ حضرات سے ہم مزید توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ ہمیں صوفیہ نور بخشیہ کی ضروری کتابیں بھجوا دیں۔

اخوند عبدالشکور میر
کھربو دراس کرگل انڈیا

ماہنامہ نوائے صوفیہ ملنے سے بے حد خوشی ہوئی۔ ایک محفل میں تمام لوگ جمع تھے میں نے ماہنامہ کھول کر پڑھا تو سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ ہمارے مخالفین کتاب نہ ہونے کا طعنہ دے کر ہمیں احساس کمتری میں مبتلا رکھتے تھے۔ اب ہمیں ایک نایاب تحفہ ملا ہے جس سے یہاں کے تمام اہل صوفیہ کے دینی مسائل کا حل ممکن ہوا ہے۔ ہماری ضرورت کی چند کتابیں ارسال کریں۔ ہم روزانہ رسالے کے پتہ کرنے ڈاکخانے جاتے ہیں اور ملنے میں دیر ہو جائے تو بہت کوفت اور مایوسی ہوتی ہے۔ امید کی یہ کرن آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

اخوند مختار احمد
شمشاہ کھربو دراس

پر خلوص دعاؤں کا انبار لئے بزم نوائے صوفیہ میں حاضری دے رہا ہوں۔ برائے مہربانی مجھے مستقل خریداروں میں شامل کریں کیونکہ خواب غفلت میں مدہوش نور بخشیوں کو بیدار کرنے میں نوائے صوفیہ کا بہت بڑا کردار ہے۔

محمد یوسف نور بخش
پروڈکشن مینیجر
سول لائن کراچی

نوائے صوفیہ پڑھنے کا اتفاق ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ رسالہ

دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کا بھی خزانہ ہے لہذا اس رسالے کا مستقل خریدار بننے کا فیصلہ کیا ہے چند سوالات بھی ارسال ہیں۔

صوفی جعفر ذوغونی

نوائے صوفیہ ملت نوربخشیہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس رسالے کی بدولت بچے، بوڑھے اور خواتین دینی مسائل سے روشناس ہوتے ہیں ہم اس کی ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔

غلام نبی شاہد
جناح ٹاؤن سکردو

نوائے صوفیہ نے عبداللہ صاحب نے کمپیوٹر کے بارے میں ایک مضمون تحریر کیا تھا مگر کئی باتیں وضاحت طلب تھیں اگر وہ مزید کچھ لکھیں تو بہتر ہوگا۔ میں بھی کچھ نہ کچھ نوائے صوفیہ کو ارسال کرتا رہوں گا۔

محمد یعقوب براہوی
لاہور

رسالہ نوائے صوفیہ کا قاری ہوں۔ چند شرپسند اس رسالے کی ترقی سے ناخوش نظر آتے ہیں ہم ایسے لوگوں کی راہ میں دیوار بن کر کھڑے ہوجائیں گے اور اس رسالے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

گلزار حسین شیلاوی
شیلا

نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار بننا چاہتے ہیں۔ برائے مہربانی ہمارا نام مستقل خریداروں کی فہرست میں شامل کریں سالانہ چندہ منی آرڈر کر دیا ہے۔

نائب صوبیدار محمد باقر کھلوی
حوالدار محمد حسن کشمیری
نائب صوبیدار غلام محمد تھگسی
FPU NO 5

رسالہ نوائے صوفیہ کی مسلسل اشاعت اور انٹرنیشنل حیثیت حاصل کرنے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ یہ رسالہ ہمارے لئے ایک گنج گراں مایہ ہے۔

فاچو محمد حسن ڈسپنسر
لاہور

نوائے صوفیہ کی وساطت سے میں بھی مذہب حقہ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میرا نام بھی مستقل خریداروں میں شامل کریں۔ چندہ ارسال کر رہا ہوں۔

غلام نبی
ہائی اسکول ذوغنی

دعا ہے عالم اسلام کا اب بول بالا ہو
نوائے صوفیہ کے دم سے دنیا میں اجالا ہو

بشارت حسن
ہائی اسکول ذوغونی

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری اور مستقل خریدار ہوں۔ یہ رسالہ ہمیں اپنے دین سے باخبر رکھنے کا واحد وسیلہ ہے اس لئے بے چینی سے اس کے منتظر رہتے ہیں۔

محمد اقبال جاوید مانسہرہ

نوائے صوفیہ باقاعدگی سے مل رہا ہے ایک مضمون اور چند سوالات ارسال کئے ہیں تاحال شائع نہیں ہوئے۔ برائے مہربانی شائع کر کے حوصلہ افزائی کریں۔

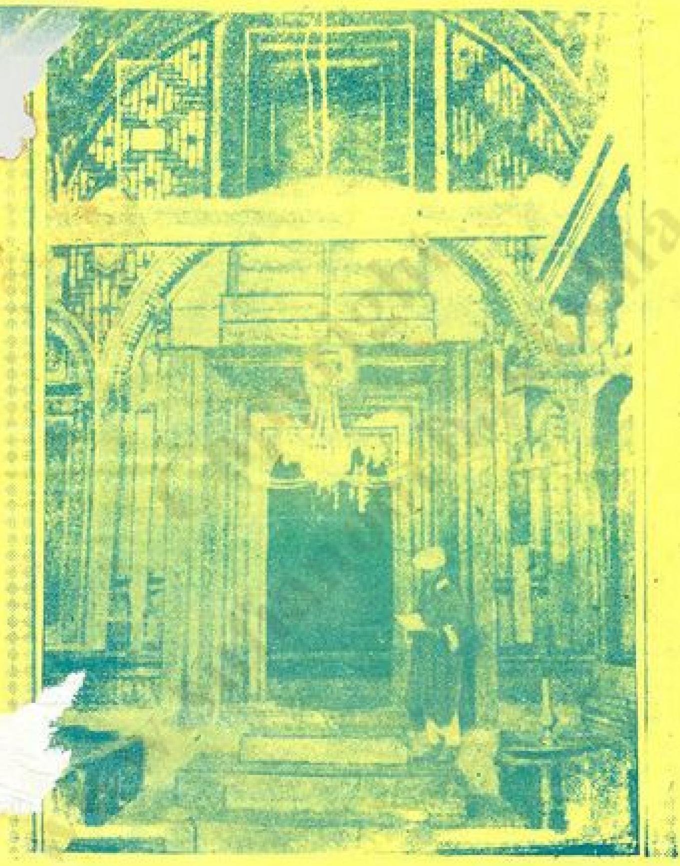
محمد باقر
کرائینگ خپلو

جواب۔ رسالے کے اشاعتی معیاروں پر پورا اترنے کی صورت میں آپ کا مضمون باری آنے پر شامل اشاعت ہوگا۔

بحر تصوف و عرفان کا سفینہ نوائے صوفیہ ہی وہ واحد رسالہ ہے جو خالص دینی تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ رسالہ اس پرآشوب اور پرفتن دور میں ہر قسم کے تعصب اور گروہ بندی سے پاک ہے اور ہزاروں بھٹکے ہوئے مسافروں کو راستہ دکھاتا ہے

بسمل دایم اسماعیل
خضدار بلوچستان

NAWA-I-SUFIA Islamabad
Reg. No.B/1-D-97



پڑھتے وقت صرف وجوب پردہ کے مقامات کو چھپائے رکھتا ہو اور باقی اعضائے بدن ننگے ہوں تو ایسا کرنا باعث کراہت ہے کیونکہ آدمی عام حالت میں اس طرح کی شکل میں پھرنا باعث عار سمجھتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں حاضری دیتے وقت ایسا کرنا بدرجہ اولیٰ باعث عار ہے۔

۳۔ پردہ پوش چیز کا پاک ہونا ضروری ہے۔ نیز وہ مردوں کے حق میں ضروری ہے کہ پردہ پوش چیز ریشمی لباس نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ریشمی لباس ممنوع نہیں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی مرد نماز گزار ریشمی لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز شرعاً صحیح نہیں ہوگی

تاہم شریعت محمدیہ کی رو سے اگر نماز کا وقت تنگ ہو نماز گزار غیر ریشمی لباس کی تلاش میں لگ جائے تو وقت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو یا حالت جنگ ہو تو ان دونوں صورتوں میں ریشمی لباس پہن کر بھی نماز کی ادائیگی شرعاً درست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر پردہ پوشی کے لئے کسی نماز گزار کو کپڑا میسر نہ ہو تو گھاس پھونس، پتے، کاغذ، پلاسٹک اور دیگر پاک چیزوں سے شرمگاہ کی پردہ پوشی کر سکتا ہے۔

۴۔ خوب آگاہ رہے کہ جنسی کشش کی حامل ہونے کی وجہ سے شرمگاہ کو مکمل طور پر مستور کرنا بے حیائی سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ نہایت باریک یا چست لباس جن سے یہ مقصد کماحقہ حاصل نہ ہوتا ہو اور قابل پردہ مقامات یا ان کی تصویریں واضح طور پر نظر آتی ہوں تو ایسا لباس استعمال کرنا شرعاً ناروا ہے اور گہری تحقیق کے نتیجے میں ایسا لباس اسلامی لباس کہلانے کا مستحق نہیں ہے ایسا کپڑا زیب تن کرنا عام حالات میں بھی اہل اسلام کے لئے باعث عار ہے۔ ایسے لباس کے شوقین حضرات کے لئے کم از کم یہ لازم ہے کہ کہ نماز کی بجاآوری کے وقت اسے اتار کے صحیح معنوں میں پردہ کے حصول کا حامل لباس پہنیں تاکہ صحت نماز کی شرطیں حقیقی معنوں میں پوری ہوں اور نماز گزار صحیح معنوں میں نماز کی بجاآوری سے عنداللہ سبک دوش ہوسکے۔

(جاری ہے)

## ماہنامہ نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار اور نمائندگان توجہ فرمائیں

۱۔ مستقل خریدار حضرات آئندہ خط و کتابت میں اور خصوصاً منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا مکمل پتہ اور خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ خریداری نمبر نہ لکھنے کے باعث ریکارڈ کو چیک کرنا انتہائی طویل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ جن مستقل خریداروں کو دو رسالے موصول ہو رہے ہوں یا ان کا پتہ تبدیل ہوا ہو وہ ہمیں اس سے مطلع فرمائیں

۳۔ کچھ مستقل خریداروں کی جانب سے رسالہ نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ ادارہ کی جانب سے ہر مستقل خریدار کو ہر ماہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ اگر نہ ملے تو ڈاک کے متعلقہ حکام سے رجوع فرمائیں۔

۴۔ تمام مستقل خریداروں کے خریداری نمبر پتے کے ساتھ تحریر ہیں۔ اس نمبر کو ذہن نشین کر کے آئندہ خط و کتابت میں اسی کا حوالہ دیا جائے۔

۵۔ نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ بقایا جات جمع کرتے وقت مستقل خریداروں سے ان کا خریداری نمبر پوچھ کر تحریر فرمائیں۔ ساتھ ہی نئے اور پرانے خریداروں کی الگ الگ فہرست ارسال فرمائیں۔

۶۔ نئے خریدار بننے کے خواہشمند منی آرڈر کوپن پر نئے خریدار ہونے کا تذکرہ کریں اور مکمل پتہ بھی تحریر فرمائیں۔

۷۔ جن مستقل خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے انہیں ریمائنڈر جاری کر دیا گیا ہے اگر کسی نے سالانہ چندہ پہلے ہی جمع کروا دیا ہے تو اس ریمائنڈر کو منسوخ سمجھا جائے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے سے یا براہ راست ادارہ نوائے صوفیہ کو مطلع فرمائیں۔ یہاں بھی اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولئے۔